إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴
بیرون ہند سالانہ ۱۲
محصول ڈاک ۱۶

قیمت فی پرچہ ۱ آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۴۱

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۹۵

346

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

(۱) قادیان کے غیر احمدیوں، ہندوؤں اور سکھوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے

(۲) قادیان ہجرت کر کے آنے سے قبل اجازت لینی چاہیئے

(۳) احمدی نوجوانوں سے وقفِ زندگی کا مطالبہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

(۱)

بعض ہمارے دوست اس بات کے شاکی رہتے ہیں۔ کہ بعض دفعہ میں اپنی تقریروں یا خطبات میں بعض ایسی باتیں کہہ جاتا ہوں۔ جن سے بعض دفعہ مخالف لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ میں ان دوستوں کے نقطۂ نگاہ کی بھی قدر کرتا ہوں۔ لیکن اصلاح کے کام میں بعض دفعہ ایسی باتیں کہنی ضروری ہوتی ہیں۔ خواہ دشمن ان پر خوش ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے جو اخلاقی معیار دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس کی بنیاد ہمیں آج سے ہی رکھنی ہوگی۔ اور جب تک ہم اس کی بنیاد نہیں رکھیں گے۔ اس وقت تک اس پر عمارت بھی کھڑی نہیں کی جا سکے گی۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں جیسا کہ

بڑھنے والی قوموں کی مخالفت

ہوا کرتی ہے۔ ہماری بھی مخالفت ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہم دنیا کی بہتری کا خواہ کوئی کام کریں۔ معترض ہم پر اعتراض کرتے چلے جائیں گے اور ہم پر الزام لگانے والے الزام لگاتے ہی رہیں گے۔ اور ہم اس بات پر مجبور ہیں۔ کہ ان فضول اور لغو اعتراضات کی پروا نہ کریں۔ جو حقیقت پر مبنی نہیں۔ بلکہ تعصب حسد یا ضد کی وجہ سے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمیں اپنے اخلاق اور اپنے معاملات ہر وقت درست رکھنے چاہئیں۔

یہ ایک طبعی بات ہے۔ کہ جب کسی قوم پر ناجائز اعتراضات ہوتے ہوں۔ تو بعض دفعہ آہستہ آہستہ اس کے اندر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے کہ دشمن کے اعتراض کو وہ ہمیشہ ہی بے قدری کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔ جبکہ اس کے بعض اعتراض صحیح اور درست بھی ہوتے ہیں۔ انسان کے اندر خدا تعالٰے نے یہ مادہ رکھا ہے کہ جو چیز کثرت سے اس پر وارد ہو۔ اس کا وہ عادی ہو جاتا ہے

مبلغ افریقہ کی واپسی۔ احباب یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ نیروبی افریقہ ۲۴ ردسمبر کو بمبئی پہونچینگے۔ اور اسی دن شام کو فرنٹیئر میل سے روانہ ہو کر انشاء اللہ ۲۶ ردسمبر کی صبح کو قادیان پہونچ جائیں گے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور چونکہ اس پر کثرت سے دشمنوں کی طرف سے ناواجب اعتراضات ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ قوم ایسی عادی ہو جاتی ہے۔ کہ صحیح اعتراض کی طرف بھی اس کی پوری توجہ نہیں ہوتی؟

ان دنوں

قادیان میں ایک سوال

ایسا پیش ہے۔ کہ جس سوال کی اہمیت ایک حد تک میں خود بھی تسلیم کرتا ہوں اور دیر سے اس کو تسلیم کرتا چلا آیا ہوں لیکن وہ سوال ایسا سمجھا ہوا نہیں ہے جیسا کہ اس کو سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ وہ ایک پیچیدہ سوال ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بعض غلطیوں نے اس میں اور زیادہ پیچیدگی پیدا کر دی ہے۔ اور وہ سوال قادیان کی ٹاؤن کمیٹی کا ہے جو دوست میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ میں قریباً آٹھ دس سال سے یہ سوال اٹھا رہا ہوں۔ کہ قادیان میں ہندوؤں کی نمائندگی موجود ہے سکھوں کی نمائندگی موجود ہے لیکن غیر احمدی عنصر جو ان دونوں سے زیادہ ہے اس کی نمائندگی موجود نہیں۔ اور یہ کہ صحیح طریق کار چلانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی نمائندگی بھی ہو۔ لیکن گورنمنٹ نے جس رنگ میں یہاں وارڈ بنائے ہیں۔ اس کے ماتحت ایک کثیر اکثریت کو قانونی جبر کے ساتھ ایسے حالات میں رکھ دیا گیا ہے۔ کہ یا تو وہ اپنی اکثریت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اور یا پھر اقلیت میں تبدیل ہو جائے۔ چنانچہ قادیان جیسی جگہ میں جہاں کی آبادی اپنے ساتھ خاص نوعیت رکھتی ہے۔

کل چھ وارڈ

بنائے گئے ہیں جن میں سے چار شہر میں رکھ دیئے گئے ہیں۔ جس کی آبادی باہر کی آبادی کے مقابلہ میں کم ہے۔ مردم شماری کے رو سے شہر کی آبادی ۳ ہزار کے قریب ہے لیکن قادیان کی کل آبادی دس ہزار کے قریب ہے۔ تو تین ہزار یا اب وہ ترقی کر کے اور مہمانخانہ وغیرہ ڈالکر ساڑھے تین ہزار ہوگی۔ بہر حال وہ کل آبادی کے نصف سے بھی کم ہے اس کے تو گورنمنٹ نے چار بلکہ شاید پانچ وارڈ بنا دیئے ہیں۔ لیکن بیرونی آبادی کے لئے دو یا تین وارڈ رکھے ہیں حالانکہ احمدی آبادی قدرتی طور پر باہر زیادہ بڑھ رہی ہے۔ کیونکہ اب زیادہ تر ایسے لوگ آتے ہیں۔ جو زیادہ آسودہ حال اور تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اور وہ شہر سے باہر کھلی ہوا میں اپنے مکان بنانے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ کی اپنی مردم شماری کے رو سے قادیان میں احمدی ۷۵ فی صدی سے زیادہ ہیں۔ اب ۷۵ فی صدی کے لحاظ سے اگر آٹھ ممبریاں ہوں تو چھ ممبریاں احمدیوں کو ملنی چاہئیں اور دو ممبریاں دوسری قوموں کو ملنی چاہئیں۔ لیکن ممبریاں ہیں سات۔ جن میں سے پانچ احمدیوں کے پاس ہیں اور دو غیروں کے پاس۔ ان دو میں سے ایک ممبر ایسی آبادی کی طرف سے جو ڈیڑھ دو سو کی تعداد رکھتی ہے۔ باقاعدہ طور پر نامزد ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک دوسری جماعت جس کے سات آٹھ سو آدمی ہیں۔ ان کو گورنمنٹ ہمیشہ نظر انداز کرتی چلی آئی ہے۔ ادھر اکثریت قدرتی طور پر یہ جدوجہد کرتی ہے کہ وہ اپنے حقوق کو پورے طور پر حاصل کرے۔ اور کسی لحاظ سے اسے نقصان نہ رہے۔ اور آخر ۷۵ فیصدی آبادی رکھنے والے کب یہ برداشت کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں پچاس یا چالیس فی صدی بنا دیا جائے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس میں

مشکلات گورنمنٹ کی طرف سے

ہیں۔ اگر وہ زیادہ وارڈ بناتی اور صحیح طور پر بناتی تو یقیناً یہ دقت پیش نہ آتی۔ اور جیسا کہ میرے ساتھ کام کرنے والے واقف ہیں۔ میں موجودہ حالات میں بھی کہتا رہتا ہوں۔ کہ ان کے لئے نمائندگی کی کوئی نہ کوئی صورت ہونی چاہئیے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ اگر ان کی نمائندگی کی کوئی صورت پیدا کی جائے۔ تو ۷۵ فی صدی آبادی کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ اور میرے نزدیک یہ بات بھی ایسی ہے۔ جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا پس جب تک گورنمنٹ پر زور دے کر اس نقص کی اصلاح نہ کرالی جائے۔ اس وقت تک میرے نزدیک کم سے کم یہ ضرور ہونا چاہئیے۔ کہ وہ لوگ جن کی کمیٹی میں نمائندگی نہ ہو۔ ان کے حقوق پورے طور پر ادا کئے جائیں؟

ابھی جبکہ میں جمعہ کے لئے آنے والا تھا مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہاں

ڈیفنس کمیٹی کے نام سے

ایک جلسہ ہوا ہے اس میں بہت کچھ جھوٹ بولے گئے ہیں۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو میرے نزدیک قابل توجہ ہیں اور میں عام طور پر اس کا اظہار اس لئے کر رہا ہوں۔ تا جماعت کی عام رائے کی اصلاح کروں۔ ورنہ میرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ میں ٹاؤن کمیٹی کے ممبروں کو اس طرف توجہ دلا دیتا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لوگوں میں یہ شکایت ہے۔ کہ وہ محلے جو شہر کی قدیم آبادی کے ہیں ان میں روشنی اور صفائی کا پورا انتظام نہیں۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو یہ مطالبات نہ صرف ان کے ہیں۔ بلکہ میں بھی اپنے آپکو ان مطالبات میں شریک سمجھوں گا۔ یہ قطعی طور پر دیانتداری کے خلاف ہے۔ کہ ہم کوئی ایسا کام کریں۔ جس میں کسی فریق کے حقوق کو نظر انداز کر دیا جائے۔ میں مخالفت کی پروا نہیں کرتا۔ اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے دوستوں کا یہ حق ہے۔ کہ اگر وہ دیکھیں کہ ان کے جماعتی حقوق کو کوئی نقصان پہونچ رہا ہے۔ تو سب ملکر اس کا ازالہ کریں۔ اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔ لیکن میرے نزدیک احمدیوں کو اپنا معیار بہت بلند رکھنا چاہیئے اور انہیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے کہ

دوسروں کے حقوق بھی تلف نہ ہوں

شہریوں کو یہ باتیں بالعموم سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن قادیان چونکہ قریب زمانہ میں گاؤں تھا اس لئے میں دیکھتا ہوں کہ کئی دفعہ جھگڑے معمولی معمولی باتوں پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کمیٹی سڑکیں چوڑی کرنے کے لئے بعض تھڑے گرائے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا کل کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ

کل کی نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے جو مہمان آج شام تک تشریف لائے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۰۰ تک پہونچ گئی ہے

جناب بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریلوے لاہور نے آج اپنے لڑکے عبد المجید صاحب کی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی از راہ نوازش شمولیت فرمائی اور دعا کی؟

ایک گزشتہ پرچہ میں جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کی تشریف آوری کے ذکر میں لکھا گیا تھا کہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب نے ان کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی لیکن دراصل یہ پارٹی حضرت نواب صاحب کے صاحبزادہ جناب میاں عبد اللہ خانصاحب نے دی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو قدیم آبادی کے ناتعلیم یافتہ لوگ جیسے کہ بعض احمدی بھی مخالفت کرنے لگ جاتے ہیں۔ انہیں اس وقت صرف یہ خیال آتا ہے۔ کہ ہمارا تھڑا اگر جائیگا یہ خیال نہیں آتا۔ کہ اگر تھڑا نہ گرا تو گلیاں چلنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوجائیں گی۔ اور راستے کھلے نہ کئے گئے۔ تو لوگوں کی صحت پر بُرا اثر پڑے گا۔ اس میں جہاں تک مجھے علم ہے غیر احمدی عنصر کی طرف سے بھی مخالفت ہوتی ہے۔ ہندو سکھ عنصر کی طرف سے بھی مخالفت ہوتی ہے۔ اور کچھ احمدی عنصر بھی اس کی مخالفت کرتا ہے اور یہ ایک نہایت ہی ناپسندیدہ فعل ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تعلیم یافتہ لوگ انہیں سمجھائیں۔ اور بتائیں۔ کہ یہ اقدام تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ تمہیں نقصان پہونچانے کے لئے نہیں۔

پس اگر اس قسم کے تعلقات غیروں سے رکھے جائیں۔ اور ان کے حقوق کی ویسی ہی نگہداشت کی جائے جیسے اپنے حقوق کی کی جاتی ہے۔ تو یقیناً نتیجہ پہلے سے بہتر ہوگا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کی مخالفت ہے اور وہ مخالفت ایسے رنگ میں ہے کہ اب وہ اس وقت تک مٹ نہیں سکتی۔ جب تک دنیا ہماری طرف سے ناامید نہ ہوجائے۔ اور اسے یہ یقین نہ ہوجائے۔ کہ اب یہ جماعت کسی صورت میں بھی مٹائے مٹ نہیں سکتی۔ بلکہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ لیکن بہرحال جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک ہم پر

مخالفوں کی طرف سے ناجائز اعتراضات

ہونے ضروری ہیں۔ مگر اس وجہ سے اُن کے کسی جائز اعتراض کو ہم نظر انداز نہیں کرسکتے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ مخالف لوگ میرے اس خطبہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور وہ کہیں گے کہ جماعت احمدیہ کے امام نے اپنی جماعت کے لوگوں کو جھاڑا۔ لیکن مجھے اس بات کی پرواہ نہیں۔ کہ لوگ کیا کہتے ہیں مجھے جس چیز کی ضرورت ہے وُہ یہ ہے۔ کہ ہمارے اخلاق ایسے اعلےٰ ہوں۔ کہ ہم خدا کے نزدیک بالکل بری الذمہ ہوں۔ اور ہم پر یہ الزام عائد نہ ہوسکے۔ کہ ہم نے کسی کے حقوق کو تلف کردیا۔

پس باوجود اس علم کے کہ یقیناً میری اس بات سے دُشمن ناجائز فائدہ اٹھائے گا۔ میں یہ کہنے سے رُک نہیں سکتا۔ کہ میرے لئے یہ بات ناقابلِ برداشت ہے۔ کہ ہمارے سپرد ایک کام کیا جائے۔ اور ہم اس میں کوئی

جنبہ داری یا غفلت کا پہلو

اختیار کریں۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے خدمتِ خلق کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور یہ خدمتِ خلق ہمارے لئے ایسی ہی ضروری ہے۔ جیسے دوسروں کے لئے۔ بلکہ چونکہ وُہ ہم پر شک کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنی اکثریت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم اُن کا کچھ لحاظ کردیا کریں۔ تو یہ نہ صرف ہمارے لئے ضروری ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ کہ ہم ایسا کریں۔ پس ان معاملات میں ممبران کمیٹی جس جس وارڈ کی طرف سے منتخب ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے وارڈ کے لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ یقیناً تمام گلیوں کی پوری صفائی ہونی چاہیئے۔ خواہ وہ گلی ہندوؤں کی ہو یا سکھوں کی ہو۔ یا غیر احمدیوں کی ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ایک وارڈ کی طرف سے جو ممبر بھی منتخب ہو۔ اس کا فرض ہے کہ وُہ اپنے وارڈ کے لوگوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرے۔

میونسپل کمیٹیوں کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وُہ روشنی کا معقول انتظام کریں۔ میونسپل کمیٹیوں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ گلیوں اور سڑکوں کو صاف رکھیں۔ اور میونسپل کمیٹیوں کا فرض ہُوا کرتا ہے۔ کہ وُہ سڑکیں کھلی اور چوڑی رکھیں۔ اگر یہاں کی ٹاؤن کمیٹی کے ممبران امور کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ تو یقیناً وہ اپنے فرائض کی بجاآوری میں غفلت اور کوتاہی سے کام لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے جلسے میں کہا ہے۔ کہ آرائیوں کی جو مسجد ہے۔ جہاں احرار کا جمعہ ہوتا ہے۔ وہاں پوری صفائی نہیں کی جاتی۔ اور گند پڑا رہتا ہے۔ اگر یہ بات واقعی صحیح ہے۔ تو یہ اس وارڈ کے ممبر کی غلطی ہے۔ کہ اس نے اپنے وارڈ کی صفائی کا خیال نہیں رکھا۔ ایسے معاملات میں ہمیں قطعاً یہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کی طرف سے ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ بلکہ ہمیں

ان کے حقوق کی کامل حفاظت

کرنی چاہیئے۔ اور ہماری جماعت کے ممبروں کا فرض ہے۔ کہ خواہ کسی وارڈ میں احمدی رہتے ہوں۔ یا غیر احمدی۔ سب کے حقوق کا خیال رکھیں۔ روشنی کا معقول انتظام کرنا۔ گلیوں کی صفائی۔ سڑکوں کی صفائی۔ اور اسی طرح اور رفاہِ عام کے کام میونسپل کمیٹیوں کے فرائض میں شامل ہیں۔ اور ممبران کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ دیکھتے رہیں۔ کہ یہ حقوق سب کو ملے ہیں۔ یا نہیں اور اگر کسی جگہ یہ حق ادا نہ کیا جارہا ہو تو اس جگہ فوری طور پر مناسب انتظام کیا جائے۔ تاکہ کسی کو کوئی شکوہ نہ رہے۔

باقی رہا۔ ان کا اور ہمارا مقابلہ۔ یا

اُن کی گالیاں اور دھمکیاں

سو یہ ایسی چیز نہیں۔ جس کی ہم پروا کریں۔ یا جس کی وجہ سے ہم گھبرا جائیں بہرحال ان کا راستہ الگ ہے۔ اور ہمارا الگ۔ انہوں نے جب اپنے لئے یہ رستہ تجویز کیا ہُوا ہے۔ کہ وہ ہماری مخالفت کریں۔ تو وہ اس کے اچھے یا بُرے پہلو کو خود سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارا فرض یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان کے مقابلہ میں اپنی حفاظت اور بچاؤ کے تمام جائز ذرائع اختیار کرتے ہُوئے اپنی برتری اور اپنے حقوق کی فوقیت کو قائم رکھیں۔ اور چونکہ ہماری یہاں تعداد زیادہ ہے۔ ہم یہاں کے مالک ہیں۔ اور قادیان ہمارا ایک علمی اور مذہبی مرکز ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم

قادیان کی امتیازی شان

کو بھی برقرار رکھیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جو شہری حقوق ہیں وُہ سب کو یکساں ملنے چاہئیں۔ اور سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہونا چاہیئے۔ مثلاً ہمارے مرکزی گلیاں ہیں اب مذہبی لحاظ سے چاہے یہ ہمارا مرکز ہی ہے۔ اور چاہے ہم کتنی ہی خواہش رکھتے ہوں۔ کہ ہمارے مرکز کی گلیاں زیادہ پاکیزہ اور زیادہ صاف ستھری ہوں۔ پھر بھی کمیٹی کے قانون کے لحاظ سے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم تمام گلیوں کا یکساں خیال رکھیں۔ خواہ وہ گلیاں احمدیوں کے محلہ کی ہوں۔ یا ہندوؤں اور سکھوں کے محلہ کی۔ ہاں اگر مذہبی مرکز ہونے کے لحاظ سے ہم اپنی گلیوں کو عام گلیوں سے

زیادہ مصفّٰی اور زیادہ اعلیٰ

بنانا چاہیں۔ تو ہمیں ان گلیوں کی صفائی پر اپنا ذاتی روپیہ خرچ کرنا چاہیئے۔ ہمیں قطعاً یہ حق حاصل نہیں۔

پھول پتی بیڈنگ وسلائی کیلئے زمانہ حال کی بہترین مشین ایڈلہ آپ بھی ایڈلہ خریدیں نظیر سوئینگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور سول ایجنٹس برائے پنجاب و سرحد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہم کمیٹی کا روپیہ اپنی گلیوں پر زیادہ صرف کرلیں۔ اور اس کے فنڈ سے زیادہ حصہ اپنے لئے لے لیں۔ دوسری جگہوں میں بے شک ایسا ہی ہوتا ہے۔ مثلاً لاہور میں جتنا روپیہ مال روڈ پر خرچ کیا جاتا ہے اتنا روپیہ دوسری سڑکوں یا عام گلیوں پر صرف نہیں کیا جاتا۔ مگر وہ انگریزی اخلاق ہیں۔ اسلامی اخلاق نہیں۔ اور ہم یقیناً اسلامی تعلیم کے ماتحت انگریزوں کے اس فعل کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہیں مال روڈ پر بھی اتنا ہی روپیہ خرچ کرنا چاہیئے جتنا روپیہ وہ باقی سڑکوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اسیطرح گلیوں کی صفائی پر بھی ایک جیسا خرچ ہونا چاہیئے۔ اور یہ صرف لاہور کی بات نہیں۔ اور شہروں میں بھی یہی نظر آتا ہے کہ وہ سڑکوں اور گلیوں کی صفائی میں سب سے یکساں سلوک نہیں کرتے۔ مگر ہمیں ان باتوں میں ان کی نقل نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ شہر کا روپیہ سارے شہر پر یکساں خرچ کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی چیز ایسی ہو جسے جماعت کے لحاظ سے کوئی فوقیت حاصل ہو۔ تو ہمیں یہ امر ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس کے اخراجات ہم آپ برداشت کریں۔ بجائے اس کے کہ شہر کے روپیہ کو اس پر صرف کیا جائے یہ

کم سے کم انصاف

ہے جو لوگوں سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ جس جس جماعت کا جتنا روپیہ آئے۔ اس قدر روپیہ سے اس جماعت کو فائدہ پہنچ جائے۔ ورنہ جو زیادہ لوگ ہوں۔ اور اکثریت میں ہوں۔ ان کا تو اخلاقی لحاظ سے یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے روپیہ میں سے کچھ حصہ بچا کر غریبوں پر خرچ کیا کریں۔ کیونکہ اصل اسلامی اخلاق یہی ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ مخالفت اور گالیوں کی پروا نہ کرتے ہوئے۔ اور ان ناجائز ذرائع کی پروا نہ کرتے ہوئے۔ جو دشمن ہمارے مقابلہ میں اختیار کرتا ہے۔ صبر اور اسلامی علو حوصلہ سے کام لیتے ہوئے ہماری جماعت کے احمدی ممبر نہ صرف احمدی

حقوق کی حفاظت

کرینگے۔ بلکہ وہ غیر احمدیوں سکھوں اور ہندوؤں کے حقوق کی بھی حفاظت کرینگے اور جہاں کہیں انہیں نقصان پہنچ رہا ہو وہاں وہ ان کی جائز مدد سے دریغ نہیں کریں گے۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ زیادہ حوصلہ دکھائیں۔ اور بہر حال ان کی رعایت رکھیں۔ کیونکہ وہ خود اکثریت میں ہیں۔ اور دوسرے اقلیت میں۔ اور میرے نزدیک ٹاؤن کمیٹی کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے حلقوں کو اس طرح تبدیل کرلے کہ

غیر احمدیوں کا بھی ایک نمائندہ

ضرور آجائے۔ اس احساس میں میں خود بھی شریک ہوں۔ مگر موجودہ حالات میں گورنمنٹ نے وارڈ ایسے رنگ میں تقسیم کر رکھے ہیں۔ کہ احمدی باوجود اکثریت میں ہونے کے اقلیت میں بدل سکتے ہیں۔ اور یہ بات قطعاً برداشت نہیں کی جاسکتی۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ہم ۷۵ فیصدی ہونے کے باوجود ۶۰ یا ۶۵ فی صدی نیابت قبول کریں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم ۴۵ یا ۵۰ فیصدی نیابت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

(۲)

اس کے بعد میں جماعت کے دوستوں کو ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ

ہجرت کا مسئلہ

ہے۔ ہجرت کے معاملہ میں ہماری جماعت سے بہت کچھ غلطیاں ہو جاتی ہیں حالانکہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، کہ نہ بیرونی جماعتیں اس کی طرف توجہ کر رہی ہیں۔ اور نہ قادیان کی جماعت اس کی طرف متوجہ ہے۔ یہ مسئلہ بھی نہایت پیچیدہ ہے۔ اور جب تک خاص غور اور فکر سے اس کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔ اس وقت تک ہم اسے کبھی بھی حل نہیں کر سکیں گے اس میں پیچیدگی یہ ہے کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ یہ بتایا ہے کہ قادیان ترقی کرے گا۔ اور آپ نے خود یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ وہ شخص جو قادیان آکر رہائش اختیار نہیں کرتا۔ یا کم سے کم یہاں رہائش اختیار کرنے کی دل میں تمنا اور خواہش نہیں رکھتا۔ اس کی نسبت مجھے اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔ پس اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے کہ وہ یہاں آکر رہائش اختیار کرے۔ اور ہماری بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں آکر رہیں۔ تاکہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

پوری ہو۔ کیونکہ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی خواہش ایک قدرتی خواہش ہے۔ اور ہم اس خواہش میں کہ قادیان کی احمدی آبادی جلد سے جلد بڑھے کسی سے پیچھے نہیں۔ لیکن دوسری طرف ہماری یہ خواہش بھی رہتی ہے کہ قادیان میں ایسی آبادی نہ بڑھے جو دینی لحاظ سے کمزور ہو۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ قادیان کی ترقی کے ساتھ ہی ہم پر یہ مثل صادق آجائے کہ سر منڈواتے ہی اولے پڑے۔ اور تعداد کی ترقی کے ساتھ ہم میں اخلاقی تنزل شروع ہو جائے۔ اب جو دشمن بعض دفعہ ہماری جماعت پر اعتراض کرتا اور شور مچانے لگ جاتا ہے۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہی ہے۔ کہ قادیان میں بعض ایسے لوگ ہجرت کرکے آجاتے ہیں۔ جو اخلاقی معیار پر پورے نہیں اترتے پہلے زمانہ میں قادیان میں مشکلات باہر سے زیادہ تھیں۔ اور اسوقت وہی لوگ یہاں آکر بستے تھے۔ جو اعلےٰ اخلاق رکھتے تھے

دین کے لئے قربانیاں کرنے کا جذبہ

اپنے دل میں رکھتے تھے۔ اور محض خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول اور اس کے فضل کی تلاش کے لئے وہ قادیان آکر ڈیرہ جما دیتے تھے۔ مگر اب قادیان میں احمدی آبادی کی زیادتی کی وجہ سے لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ اگر ہم ہجرت کرکے قادیان گئے تو ہماری تجارت میں ترقی ہو جائے گی یا کوئی ملازمت ہی مل جائے گی یا امداد کے لئے کوئی وظیفہ ہی مقرر ہو جائیگا۔ اس وجہ سے وہ

کمزور اور بزدل لوگ

جو اپنی جگہوں پر مخالفوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ ہجرت کا نام لیکر قادیان آجاتے ہیں۔

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کے ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ رک رک کر یا ماہواری درد سے آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنے سفید رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ کمر درد سر درد کرتا رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرتے وقت سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ طبیعت سست رہتی ہے تو آپ میری خاندانی مجرب دوا بنام "مراحت" سے فائدہ اٹھائیں جو ماہواری خرابیوں کی حیرت انگیز اثر کرنے والی مفید دوا ہے

قیمت مکمل خوراک معہ محصولڈاک عہ

قادیان میں ملنے کا پتہ۔ مولوی محمد یامین تاجر کتب

میرا پتہ: ایچ نجم النساء بیگم کوٹھی ۷ نمبر ۵ میوروڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس ان سے یہ امید رکھنا۔ کہ وُہ سلسلہ کے نظام کی پابندی کرینگے احکام سلسلہ کی فرمانبرداری کریں گے قربانی کے موقعوں پر قربانی اور ایثار کا شاندار نمونہ دکھائیں گے اور جماعتی کاموں میں بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ حصہ لیں گے۔ بالکل غلط ہوتا ہے۔ وُہ حاجتمند ہوتے ہیں۔ وُہ طالب امداد ہوتے ہیں۔ وُہ ایک قسم کے سائل ہوتے ہیں۔

پس ان سائلوں یا بزدلوں اور کمزوروں کی جماعت کے بڑھنے سے ہمارے اخلاق ترقی نہیں کریں گے بلکہ تباہ ہوں گے۔ اور جماعت کی ترقی نہیں ہوگی۔ بلکہ تنزل ہوگا۔ اور اس کی شان بلند نہیں ہوگی۔ بلکہ گرے گی۔ پس

ہجرت محدود ہونی چاہیئے

اور ایسے ہی لوگوں کے لئے ہجرت ہونی چاہیئے۔ جو سلسلہ کے لئے قربانی کرنے والے ہوں نہ وُہ جو کہ سائل کی حیثیت رکھتے ہوں۔ یا بھگوڑوں۔ اور بزدلوں کی جماعت ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ من کانت ھجرتہٗ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ کہ جو شخص اس لئے ہجرت کرتا ہے۔ کہ میں خدا اور اس کے رسول کا قرب حاصل کروں تو اسے واقعہ میں خدا۔ اور اس کے رسول کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر فرمایا من کانت ھجرتہٗ الی دنیا یصیبھا او الی امرأۃٍ ینکحھا فھجرتہٗ الی ما ھاجر الیہ۔ جو شخص اس لئے ہجرت کرتا ہے کہ مجھے کوئی دُنیاوی فائدہ پہونچ جائے یا کسی عورت سے شادی کرنے کی غرض سے وُہ ہجرت کرتا ہے۔ تو فرمایا اس کی ہجرت تو اسی کے لئے ہوگی وُہ عورت کا مہاجر کہلا سکتا ہے وُہ دُنیا کا مہاجر کہلا سکتا ہے وہ تجارت کا مہاجر کہلا سکتا ہے۔ وُہ امن کا مہاجر کہلا سکتا ہے۔ مگر وُہ خدا اور اس کے رسول کا مہاجر نہیں کہلا سکتا۔ یہ ہجرت کا فرق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے زمانہ میں ہی بیان فرما دیا تھا۔ آج کا ایجاد کردہ نہیں ہے پس ہمیں تو اس ہجرت کی ضرورت ہے جو خدا اور اس کے رسول کے لئے ہو۔ اس ہجرت کی ضرورت نہیں۔ جو دُنیوی اغراض کے ماتحت ہو۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ اب ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ جو محض اس لئے ہجرت کا نام لے کر قادیان آ گئے ہیں۔ کہ باہر وُہ دُشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ پس وُہ ڈر کر اور مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے ہیں۔ اس لئے قادیان نہیں آئے۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کی رضا حاصل ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو۔ چنانچہ جب بھی ان سے پوچھا جائے۔ کہ تم کیوں قادیان آئے ہو۔ تو وُہ یہی جواب دیں گے کہ باہر ہمارے لئے مشکلات بڑی تھیں۔ گویا وہ خدا کے لئے نہیں آئے۔ بلکہ اپنے آپ کو امن پہنچانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ پس وہ خدا کے مہاجر نہیں۔ بلکہ

دُنیا کے مہاجر

ہیں۔ وہ امن کے مہاجر ہیں۔ وُہ تجارت کے مہاجر ہیں۔ مگر انہیں خدا اور اس کے رسول کا مہاجر نہیں کہا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے قادیان میں کیوں بیٹھے ہو۔ باہر جاؤ۔ اور تبلیغ کرو۔ تو وُہ کہتے ہیں۔ ہم کہاں جائیں۔ باہر دُشمن تو ہمیں آرام نہیں لینے دیتا۔ جس کا صاف طور پر یہی مطلب ہے۔ کہ وُہ آرام طلبی کے لئے قادیان آئے ہیں۔ حالانکہ ہجرت کا مطلب یہ ہے۔ کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ کی خاطر تکالیف اٹھانے کے لئے آئے۔ نہ یہ کہ اپنے آپ کو آرام پہونچانے یا دُنیوی اغراض و مقاصد میں ترقی حاصل کرنے کے لئے آجائے۔ اور آرام سے مہاجر بن جائے۔ اگر ان کے دل میں ہجرت کی عظمت ہوتی۔ اور اگر انہوں نے خدا اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی ہوتی۔ تو جب بھی ان سے کہا جاتا کہ جاؤ۔ اور باہر نکل کر اسلام پھیلاؤ۔ تو وُہ خوشی سے اُٹھ کھڑے ہوتے اور کہتے کہ الحمدللہ۔ ہماری ہجرت کا مقصد پُورا ہو گیا۔ ہم نے خدا اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کی تھی اور خدا نے ہم سے اپنا کام لے لیا مگر ہوتا یہ ہے۔ کہ جب ان سے کہا جاتا ہے باہر جاؤ۔ تو وُہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ ہم جائیں کہاں۔ اور اگر جائیں تو کھائیں کیا۔ پس ان کی ہجرت الی اللہ والی الرسول نہیں۔ بلکہ ان کی ہجرت الی الطعام یا الی اللباس ہے یعنی یا تو وُہ کھانے پینے کے لئے قادیان آگئے ہیں۔ یا تجارت کرنے کے لئے قادیان آگئے ہیں یا دُشمن کے شر سے بچنے کیلئے قادیان آئے ہیں دین کا کوئی حصہ۔ اور

ہجرت کا کوئی حقیقی رنگ

ان میں نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ ہجرت ہمیشہ دین کی خدمت کے لئے ہوتی ہے۔ اپنے ذاتی مفاد کے حصول کے لئے نہیں ہوتی۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ مکّہ سے جو مسلمان ہجرت کرتے وہ اسی لئے ہجرت کرتے تھے۔ کہ باہر نکل کر اسلام کو چاردانگ عالم میں پھیلا دیں گے اسی وجہ سے جب وُہ مکّہ سے ہجرت کرتے۔ تو کفار ان کا پیچھا کرتے انہیں پکڑ پکڑ کر واپس لاتے۔ اور اگر کوئی نہ پکڑا جاتا۔ تو اس کے لئے انعام مقرر کرتے کیونکہ وُہ سمجھتے تھے۔ اگر یہ ہجرت کر کے چلے گئے۔ تو اسلام پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ اور اس کی ترقی جو پہلے صرف

348

مکّہ تک محدود

ہے۔ اردگرد کے علاقوں کو بھی اپنے اندر شامل کرے گی چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔

صحابہ جب مکّہ سے ہجرت کر کے گئے۔ تو مدینہ میں وہ روٹیاں کھانے کے لئے نہیں بیٹھ گئے۔ بلکہ انہوں نے اسلام کی فتح کے لئے لڑائیوں میں حصہ لیا۔ اور اپنی جانیں خدا۔ اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دیں۔

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے ... پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں ...

المشتہر

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینیئرز بٹالہ پنجاب

جسمانی کمزوری ... قیمت ...

ادھیڑ عمر کے مرد اور عورتیں

سردیوں میں کمر درد۔ سینہ کی درد۔ بلغمی کھانسی۔ اور تنگی تنفس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسپنڈک ان کا صحیح علاج ہے۔ یہ بلغم چھانٹتا ہے۔ اور ریح خارج کرتا ہے۔ اور جوڑوں کے دردوں کو فوراً آرام دیتا ہے۔ زہریلے اور نشیلے اجزاء سے پاک ہے۔ ۹۰ گولیوں کی قیمت عہ/ ۴۵ گولیوں کی قیمت ۸/ محصولڈاک معاف

پتہ۔ مینیجر (احمدیہ) دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس وہ قربانی کرتے اور اپنی جانیں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینے کے لئے ہجرت کرتے تھے۔ اس لئے ہجرت نہیں کرتے تھے۔ کہ مدینہ جا کر انہیں آرام سے روٹی مل جائے گی۔ اور دشمن کے حملوں سے ان کی جان بچ جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی اسلامی حکومت قائم ہوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اعلان فرما دیا کہ اب کوئی ہجرت نہیں۔ کیونکہ

ہجرت تکلیف اٹھانے کے لئے

تھی۔ اور چونکہ اسلامی حکومت کے قیام کے بعد قربانیوں کا کوئی موقعہ نہ تھا اس لئے آپ نے فرما دیا کہ اب کوئی ہجرت نہیں جو باہر آرام اور سہولت سے رہتے ہوں۔ ان کے کام چلتے ہوں انہیں ملازمتیں حاصل ہوں ان کی تجارتیں اعلےٰ پیمانہ پر ہوں۔ اور ہر طرح کی فارغ البالی اور اطمینان انہیں نصیب ہو۔ مگر پھر بھی وہ اپنے آرام و آسائش کو قربان کر کے محض خدا اور اس کے رسول کی رضامندی کے لئے قادیان آکر رہائش اختیار کریں اور کہیں کہ ہم اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرتے ہیں۔ روپیہ ہمارے پاس کافی ہے۔ جائداد ہمارے پاس وافر ہے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم سے خدا تعالےٰ کے دین کا بھی کوئی کام ہو جائے۔ اور ہم اپنی تمام زندگی اب اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے صرف کر دیں گے۔ یا یہ وہ دوست سچے مہاجر ہیں کہ جن کے پاس مال اور روپیہ تو نہ ہو مگر وہ اپنے جسموں اور وقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی نیت سے گھر سے نکلیں۔ اور اپنی زندگیوں کو اشاعت اسلام و احمدیت کے لئے سلسلہ کی راہ میں اسی طرح خرچ کریں اور کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جس طرح کہ صحابہ نے کیا۔ یہی اصل مہاجر ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا قادیان میں آنا ضروری ہے۔ مگر وہ

جو باہر کی مشکلات سے ڈر کر قادیان آتا ہے۔ یا اس لئے آتا ہے کہ باہر اس کا کام نہیں چلتا تھا۔ مگر یہاں احمدیوں کی کثرت کی وجہ سے اُسے اپنی تجارت میں ترقی کی امید ہوتی ہے وہ مہاجر نہیں بلکہ وہ

بزدل اور بھگوڑا

ہے۔ وہ لڑائی کے میدان سے بھاگنے والا انسان ہے۔ اس کے ٹھہرنے کا مقام بھلا قادیان کس طرح ہو سکتا ہے کیا قادیان بھگوڑوں اور بزدلوں کی رہائش کی جگہ ہے۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب میں چاروں طرف ارتداد کا طوفان پھیل گیا۔ اور صرف تین جگہ اسلامی حکومت رہ گئی۔ باقی تمام مقامات میں بغاوت رونما ہو گئی۔ اور مرتدین نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت بڑی خطرناک جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں سے بعض مسلمان دشمن کے حملہ کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے۔ اور مدینہ آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ وہ مدینہ سے چلے جائیں۔ اور یہ اعلان فرما دیا کہ آئندہ ان کو مدینہ میں داخل ہونے کی کبھی اجازت نہ ہو گی۔ حالانکہ وہ میدان جنگ سے عارضی طور پر بھاگ کر آئے تھے مستقل طور پر بھاگ کر نہیں آئے تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے دشمن کے مقابلہ سے ہٹ کر مدینہ میں آ کر پناہ گزین ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر سخت

اظہار ناراضگی

کیا اور فرمایا کہ مدینہ میں صرف ان لوگوں کی جگہ ہے جو یہاں سے نکل کر دنیا کا مقابلہ کریں۔ ان لوگوں کے لئے جگہ نہیں جو ڈر کر یہاں آ جائیں۔ پس ایسی ہجرت قطعاً کوئی ہجرت نہیں۔ اور اسی وجہ سے بارہا یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ اگر کوئی ہجرت کرنا چاہے تو پہلے وہ ہجرت کی

مرکز سے اجازت

حاصل کرے۔ اور بغیر اجازت حاصل کرنے کے کوئی ہجرت کر کے قادیان آیا۔ تو اسے واپس جانے پر مجبور کیا جائیگا اور یہ کہ جماعتیں ہمیشہ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق ہجرت کی سفارش کیا کریں۔ جو واقعہ میں اخلاص اور تقوےٰ رکھتے ہوں اور خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے آنا چاہتے ہوں اپنی دنیوی ضرورتوں کی وجہ سے یہاں نہ آ رہے ہوں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں نے بھی اس ضمن میں اپنے فرائض کو بالکل نہیں سمجھا۔ انہیں جب کسی کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہجرت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو فوراً اس کی سفارش کر دیتی ہیں۔ کہ فلاں بڑا مخلص ہے اس کے گزارہ کی یہاں کوئی صورت نہیں اسے قادیان میں آنے کی اجازت دے دی جائے۔ یا فلاں کو احمدیت کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ ہم بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں کہ اسے قادیان آنے کی اجازت دیدی جائے۔ تاکہ وہ

آرام کا سانس

لے سکے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ دو حکومتوں میں جنگ ہو رہی ہو ملک کی عزت خطرہ میں ہو قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہو۔ اور کوئی شخص میدان سے بھاگنا چاہتا ہو۔ تو اس کے متعلق بڑے زور سے سفارش کی جائے کہ یہ شخص میدان جنگ سے بھاگنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے مرکز میں فوراً جگہ نکالی جائے۔ کیا انگریزی گورنمنٹ یا دنیا کی کوئی عقلمند اور دوراندیش گورنمنٹ ایسا ہی کیا کرتی ہے۔ کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ میدان جنگ سے کوئی برطانوی سپاہی بھاگ آیا ہو۔ اور اسے لنڈن میں شاہی محلات کے قریب جگہ دی گئی ہو۔ وہاں تو اسے فوراً گولی سے اڑا دیا جاتا ہے۔ مگر یہاں جماعتیں ہیں کہ سفارش کر رہی ہوتی ہیں۔ کہ فلاں کو قادیان میں بلا لیا جائے۔ کیونکہ باہر دشمنوں کا وہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں حیران ہوں کہ جماعتیں بار بار میرے خطبات سننے کے باوجود کیوں ایسی جرأت کرتی ہیں۔ اور کس طرح یہ

سفارش کرنے کے لئے تیار

ہو جاتی ہیں کہ فلاں سخت مصیبت میں ہے اسے قادیان میں ہجرت کی اجازت دیجائے

اکسیر موتیا

یعنی

بغیر اپریشن سفید موتیا دور کرنیوالی بے مثیل دوائی

جو کہ ایک ہزار سے زائد اشخاص پر تجربہ کرنیکے بعد مشتہر کی گئی ہے

ایک باکرامت بزرگ کا عطیہ

کمل فائدہ نہ ہونیکی صورت میں حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس علاوہ ازیں ککرے۔ پڑوال۔ خارش۔ رمکا خونہ۔ جالا۔ دھند۔ غبار۔ سرخی۔ آشوب چشم۔ باہمنی کیلئے بے خطا چیز ہے۔

سیاہ موتیا - اترتے ہوئے سیاہ موتیے کو بشرطیکہ نظر باقی ہو۔ چالیس یوم میں کمل فائدہ کرتی ہے غلط ثابت ہونے پر پچاس روپیہ انعام۔ قیمت مکمل کورس سوا روپیہ (للعہ) محصولڈاک ۔/۔ علاوہ

بدبوئے بغل کی دوا

ہماری دوا کے استعمال سے صرف ایک ہفتہ میں شرطیہ بغل کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر عمر بھر یہ شکایت نہیں ہوتی۔ صرف ہفتہ بھر یہ دوا بغل میں لگانی پڑتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ محصولڈاک ۔/

لکنت یعنے تھتھلاپن کی دوا

اس مرض کا مریض الفاظ صاف طور پر ادا نہیں کر سکتا ہے۔ ایک ایک لفظ ادا کرنے کیلئے بہت دقت پیش آتی ہے۔ یہ لاثانی دوا اس مرض کو دور کرنے میں شرطیہ کامیاب ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت مکمل علاج پانچ روپے۔ محصولڈاک ۔/۔ علاوہ

ملنے کا پتہ:- اے شیر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے شخص کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ

دشمنوں کا مقابلہ

کرے۔ اور اسوقت تک اپنے مقام کو مت چھوڑے۔ جب تک وہاں احمدیت قائم نہیں ہو جاتی۔ وہاں تو ایک لڑائی دشمنوں سے لڑی جا رہی ہوتی ہے۔ ایک تلوار ہے جو سر پر لٹک رہی ہوتی ہے۔ احمدیت نرغۂ اعداء میں گھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایمان اور کفر آپس میں مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر جماعتیں لکھ رہی ہوتی ہیں۔ کہ اُسے فوراً ہجرت کی اجازت دینی چاہیئے۔ حالانکہ جہاں احمدیت کے لئے مشکلات ہوں۔ وہاں تو ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اسجگہ سے اسوقت تک ہلے نہیں جبتک احمدیت کی بنیادیں مضبوط طور پر اُس زمین میں گڑ نہ جائیں۔ مگر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ جماعتیں اب تک اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھیں اور جب انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ ہم تحقیقات کر کے آپ کے خط کا جواب دیں گے۔ تو وہ لکھتی ہیں تحقیقات بعد میں کریں۔ سردست اسکو اجازت دیدیں۔ کیونکہ وہ بہت ہی تکلیف میں ہے۔ اس سے زیادہ ایک

اسلامی اصل کی تضحیک

اور کیا ہو سکتی ہے۔ گویا قادیان اسلامی جنگ کا مرکز نہیں۔ بلکہ اسلامی بھگوڑوں کا مرکز ہے۔ ایسی جماعتیں یقیناً اپنے عمل سے احمدیت کی ہتک کرتی ہیں۔ اسلام کی ہتک کرتی ہیں۔ اور سلسلہ کے نظام کی ہتک کرتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ انہیں قادیان میں ہجرت کی اجازت دیدی جائے۔ یہ ہجرت کی انتہائی ہتک ہے اگر کسی جگہ بعض لوگوں کو احمدیت کی وجہ سے مشکلات درپیش ہوں۔ تو انہیں اسوقت تک اپنے مقام سے نہیں ہلنا چاہیئے۔ جب تک وہ مخالفت احمدیت کے لئے امن کی صورت میں تبدیل نہیں ہو جاتی۔ اگر اس طریق پر سختی سے عمل کیا جائے تو یقیناً امن قائم ہو جانے کے بعد وہی لوگ ہجرت کی خواہش رکھیں گے۔ جو سچے دل سے دین کی خدمت کرنے کی تڑپ رکھتے ہوں گے۔ مگر اب جو سینکڑوں لوگ مہاجر بن کر قادیان آئے ہوئے ہیں۔ ان کو دیکھو۔ تو وہ کیا دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ رات دن نون تیل اور ترکاری بیچنے

میں مشغول ہیں۔ اس کے سوا وہ اور کیا کر رہے ہیں۔ مگر کیا اسی کے لئے انہوں نے ہجرت کی تھی؟ اور کیا یہی ہجرت کی غرض اور اس کا مفہوم ہوتا ہے؟ یہی لوگ ہیں جو جماعت کے لئے

گلے کا پتھر

بنے ہوئے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن میں سے منافق پیدا ہوتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن میں سے منافق پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو احمدیت کو بدنام کرنے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ نہ عبادات میں چست ہیں۔ نہ چندے دیتے ہیں۔ نہ قربانیاں کرتے ہیں۔ نہ تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں سال میں ایک یا دو دن یوم التبلیغ آتا ہے۔ مگر اس روز بھی انہیں اپنے گھروں اور دوکانوں کو چھوڑ کر تبلیغ کے لئے باہر نکلنا موت دکھائی دیتا ہے اور پھر کہتے ہیں۔ کہ ہم ہجرت کر کے آئے ہیں۔

لعنت ہے ایسی ہجرت پر

کہ سال کے 360 دنوں میں سے انہیں دو دن بھی تبلیغ کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ اور جب بھی انہیں دین کی خدمت کے لئے بلایا جاتا ہے۔ تو اس کے جواب میں ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔ مجھے ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ہمیشہ یہ شکایت پہنچتی ہے کہ جب بھی لوگوں کو تبلیغ کے لئے کہا جاتا ہے۔ ایک جماعت جی چرانے لگ جاتی ہے۔ اسوقت قادیان کی احمدی آبادی سات ہزار ہے اور اگر صرف مردوں کا حساب کیا جائے تو وہ تین ہزار بنتے ہیں۔ بلکہ

میں نے ابھی چند دن ہوئے۔ قادیان کی مردم شماری کرائی۔ تو پانچ سال سے اوپر کی عمر کے ۳۳ سو ذکور نکلے۔ اس میں سے اگر آٹھ سو ایسے بچے فرض کریں جو پانچ سے اٹھارہ سال تک کی عمر کے ہیں۔ اور انہیں اس تعداد میں سے نکال دیا جائے۔ تو بھی اڑھائی ہزار عاقل بالغ مرد رہ جاتے ہیں۔ اگر یہ اڑھائی ہزار آدمی ۱۵-۱۵ دن بھی سال میں تبلیغ کیلئے دیں۔ تو قریباً ایک سو آدمی روزانہ تبلیغ پر رہ سکتے ہیں۔ اب اگر سو گاؤں میں ہر وقت تبلیغ ہو رہی ہو۔ اور ہر وقت ان گاؤں میں ہمارا ایک ایک آدمی بیٹھا انہیں تبلیغ کر رہا ہو۔ تو ایک سال کے اندر ہی عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر وہ جو ہجرت کر کے آئے ہیں۔ وہ بتائیں کہ انہوں نے کیا ہجرت کی ہے۔ اور کس چیز کا نام انہوں نے ہجرت رکھا ہوا ہے۔ یہ تو

شریعت کی ایک اصطلاح کی شدید ہتک

ہے۔ کہ کام اپنا کیا جائے۔ اور مفاد ذاتی سوچا جائے۔ مگر نام اس کا ہجرت رکھ لیا جائے۔ آخر تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے دنیا کے لئے ہجرت کی یا تجارت کیلئے ہجرت کی یا امن تلاش کرنے کیلئے ہجرت کی مگر اُسکا نام انہوں نے دین رکھ لیا ہے۔ اور منہ سے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ ہم نے خدا اور اُسکے رسول کیلئے ہجرت کی ہے۔ کیا وہ خیال کرتے

ہیں۔ کہ یہ ہجرت انکو کوئی فائدہ دیگی۔ یا اسطرح وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں سُرخرو ہو جائیں گے؟ یہ ہجرت تو ایسی ہی ہے۔ جیسے میں جب طالبعلم تھا۔ اور سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ تو میں نے ایک طالبعلم کو ایک دفعہ دیکھا۔ کہ وہ بڑے زور شور سے ریوڑیاں کھا رہا ہے۔ ریوڑیاں تو لوگ کھایا ہی کرتے ہیں۔ مگر اُسکے کھانے کا طریق ایسا تھا جسمیں شدید حرص پائی جاتی تھی میں نے انہیں کہا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپکے دل میں ریوڑیوں کی بہت زیادہ خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ کہنے لگے ہاں! خواہش کیوں نہ ہو۔ میں نے سُنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ریوڑیوں کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے میں نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو کونین بھی کھایا کرتے ہیں۔ ایسٹرن سرپ بھی پیا کرتے ہیں اور چرائتہ وغیرہ کے مرکبات بھی استعمال کر لیا کرتے ہیں۔ آپ وہ کیوں نہیں کھاتے۔ وہ کہنے لگے۔ یہ چیزیں تو کڑوی ہوتی ہیں میں نے کہا۔ بس ٹھیک ہے۔ آپ کی مثال تو وہی ہوئی کہ

کڑوا کڑوا تھو اور میٹھا میٹھا ہپ

یہی ان لوگوں کی ہجرت کا معاملہ ہے۔ یہ ظاہری طور پر نقل مکانی کر لیتے ہیں۔ اور اس سے ذاتی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب قربانی اور ایثار اور تبلیغ کا سوال پیدا ہو۔ تو عذر تراشنے لگ جاتے ہیں۔ اور باوجود اس کے فخر سے اپنے آپ کو مہاجر قرار دیتے ہیں۔

مژدہ

خصلا سفارش

ہم جمیع دستخط کنندگان بغرض رفاہ عام تصدیق کرتے ہیں۔ کہ جبسے دواخانہ نیاض منیجر صاحب نے جاری فرمایا ہے۔ اسمیں ہر قسم کے مریض خصوصاً جو جمع مفاصل دگنٹھیا جن کے ہاتھ پاؤں جڑ گئے تھے۔ جو برسوں سے درد کی تکلیف میں مبتلا تھے شفایاب ہو چکے ہیں۔ منیجر صاحب کے پاس امراض سوزاک وغیرہ جریان کہنہ۔ ریح سل دمہ پائیوریا۔ خرابی خون۔ بواسیر وغیرہ کی ایسی تیر بہدف ادویہ موجود ہیں۔ جن کے جادو اثر علاج نے آپکی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ منیجر صاحب ادویات بالکل واجبی قیمت پر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم بڑے وثوق کیساتھ بذریعہ تحریر ہذا سفارش کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ امراض بالا یا کسی دیگر امراض میں مبتلا ہوں۔ وہ منیجر صاحب سے مشورہ طلب کر کے فائدہ اٹھائیں۔ المشتہران۔ چوہدری عبدالرحیم میونسپل کمشنر۔ ڈاکٹر خلیل احمد ملازم ہسپتال۔ محمد بشیر منشنر پولیس۔ ایس رؤف الحسن ڈپٹی انچارج ایم۔ ایس۔ پی بی آئی لالہ بھگوتی پرشاد۔ لالہ گوری شنکر۔ لالہ دیسراج ٹھیکیداران۔ سردار سوجیت سنگھ سید الحسن سب انسپکٹر ایم۔ ای۔ ایس۔ مسٹر ایم۔ اے مجید صاحب وکیل وغیرہ۔

پتہ:- منیجر نیاض دواخانہ سند یافتہ رینک بازار جالندھر شہر

دولت کی بارش

دنیا کے امیرترین ملک امریکہ کی ہر طرح کی اشیاء کی ایجنسی نہایت سستا تھوک مال منگوانے۔ ہر قسم کی مفید ہنر سکھانے کی ترغیب دینے والے قیمتی رسائل مفت منگوانے اور امریکہ کی منافع بخش تجارتی اشیاء خرید کرنے و قیمتی راز و بیشمار ذرائع کے پتے معلوم کرنے کے خواہشمند ۶ پیسہ کے ٹکٹ بھیجکر اردو امریکن ڈائرکٹری منگوائیں۔

کمرشل سنڈیکیٹ ۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر وہ کہتے کہ ہم دنیا کمانے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں روٹی ملے اور ہمارے روزگار میں ترقی ہو تو ہم ان پر کبھی اعتراض نہ کرتے ہم کہتے جو کچھ یہ کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں۔ ان کا عمل بالکل قول کے مطابق ہے۔ مگر ہمیں ان پر اگر گلا ہے تو یہ کہ وہ اپنے ترک وطن کا نام ہجرت رکھتے ہیں اور کام وہ کرتے ہیں جو ہجرت کے مخالف ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس بارے میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ آئندہ کسی کو ہجرت کی اجازت نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ جماعت کے دوستوں کو بے شک ہجرت کی تحریک کریں۔ مگر ہجرت کے اصول کو بھی مدنظر رکھیں۔ جو شخص صحیح طور پر ہجرت کر کے یہاں آنا چاہے ہم اس کے راستہ میں ہرگز روک نہیں بنیں گے بلکہ ہم تو اس کی مدد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک حد تک

مستحق مہاجرین کی مدد

کیا کریں۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم جب ہجرت کر کے مدینہ گئے تو انصار نے اپنی جائدادوں میں سے ان کے لئے ایک حصہ الگ کر دیا اور اپنے کھانے پینے میں ان کو شریک کر لیا پھر جب مہاجرین کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا کر دئے تو اس طریق کو منسوخ کر دیا گیا اور میں سمجھتا ہوں یہی حق ہر سچے مہاجر کا ہے بشرطیکہ اس کی ہجرت خدا کیلئے ہوا اسکی ہجرت رسول کیلئے ہو۔ اس کی ہجرت دنیا کے لئے یا آرام طلبی کے لئے نہ ہو۔ مگر اب جو ہجرت کے نام سے قادیان آئے ہوئے ہیں وہ سب سے زیادہ یہ شور مچاتے رہتے ہیں کہ ہمیں کوئی پوچھتا نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ تمہیں کیوں پوچھا جائے۔ ہم پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے ہجرت کی کیوں۔ اور تمہاری ہجرت کے معنے کیا ہیں۔ آخر یہ کہاں سے ہمارا فرض آگیا کہ ہم ان لوگوں کے لئے قربانیاں کریں جو بھگوڑے ہوں اور دشمن کے مقابلہ سے بھاگ کر آگئے ہوں۔ ایسے لوگوں کی مدد کرنے کا اگر خدا اور اس کے رسول نے کہیں حکم دیا ہو تو وہ حکم ہمیں دکھاؤ۔ مگر جہاں تک میں نے قرآن اور احادیث کو دیکھا ہے مجھے یہی نظر آیا ہے کہ بجائے اس کے کہ ایسے لوگوں کی مدد کی تحریک کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ تو فوراً انہیں اپنے اردگرد سے دور پھینکو کیونکہ وہ منافق ہیں۔ اور اپنی عملی حالت سے

اسلام کو نقصان

پہنچانے والے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کی مدد کرنا تو اسلام اور احمدیت پر سخت ظلم کرنا ہے۔ پھر کئی لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ قادیان آتے ہیں۔ اپنے بیوی بچوں کو یہاں چھوڑ جاتے ہیں۔ اور خود کہیں باہر بھاگ جاتے ہیں۔ اب ان کے بیوی بچوں کے پیچھے رقعوں پر رقعے آنے لگ جاتے ہیں کہ ہماری مدد کی جائے اور ہمارا کوئی وظیفہ مقرر کیا جائے۔ میں ہمیشہ ان سے کہا کرتا ہوں کہ تمہاری وہ جائدادیں کہاں گئیں جس کے بھروسہ پر تم قادیان آئے تھے اور اگر تمہارے گذارہ کا کوئی سامان نہ تھا تو تم قادیان کیوں آگئے اور اب تمہارے لئے وظیفہ کیوں مقرر کیا جائے۔ اگر اس قسم کے لوگوں کے لئے وظائف مقرر کئے جائیں۔ تو دس دن کے اندر ہی اندر سلسلہ کے تمام کام بند ہو جائیں کیونکہ جس دن انہیں پتہ لگے گا کہ اس طرح سب کاروں ناداروں اور بھگوڑوں کے لئے وظائف مقرر کئے جانے لگے ہیں تو سینکڑوں بے کار اور اخلاق میں گرے ہوئے لوگ قادیان آجائیں گے۔ اور سب اپنے لئے وظائف کی درخواستیں دے دیں گے اور جب ان کو وظیفہ دے دیا گیا تو باقی کام کس طرح چل سکتے ہیں۔ پس اصولی طور پر علاج یہی ہے کہ ایسے آدمی کو آتے ہی قادیان سے رخصت کر دیا جائے۔ ہمیں یہ تو منظور ہے کہ ہم ایسے آدمی کو واپسی کا کرایہ اپنی گرہ سے دیدیں مگر ہم ایسے آدمی کو قادیان میں ایک دن رہنے کی بھی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ وہ

سلسلہ پر ایک ایسا بوجھ

ڈالتے ہیں جو بالکل ناواجب ہوتا ہے اور چونکہ نہ تو بیرونی جماعتیں اس طرف صحیح طور پر توجہ کرتی ہیں۔ اور نہ یہاں کے محلوں کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ایسے لوگوں کی کڑی نگرانی کرتے ہیں۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی طرف سے وظائف مقرر کئے جانے کے متعلق دھڑا دھڑ درخواستیں موصول ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ہم یہ وظائف جاری کر دیں جیسا کہ بعض نادان اس قسم کے وظائف جاری کرنے کا نام ہی قومی خدمت رکھتے ہیں۔ تو سال بھر میں ایک ہزار فیمل قادیان آکر بس جائے اور نتیجہ یہ ہو کہ تمام تبلیغ بند ہو جائے۔ مدرسے بند ہو جائیں اخبارات اور رسالے بند ہو جائیں۔ دفاتر بند ہو جائیں۔ اور جب کوئی پوچھے کہ کیا ہوا۔ نہ سکول جاری ہیں نہ اخبارات نکلتے ہیں نہ دفاتر کھلتے ہیں نہ تبلیغ ہوتی ہے نہ کسی

سرگرمی اور عملی روح

کا اظہار ہوتا ہے تو کہا جائے کہ ہم بڑی قومی خدمت کر رہے ہیں۔ ایک ہزار نادار مفلس اور قلاش لوگوں کے سپرد جو

خون کا دریا

برسوں سے بیرونی خون بواسیر کا جاتا ہوا فوراً بند ہو جاتا ہے لطف یہ کہ اگر اس دوائی کو باقاعدہ استعمال کیا جائے تو یقیناً ہمیشہ کیلئے آرام آجاتا ہے۔

قیمت دو روپیہ آٹھ آنے

اقبال اینڈ کمپنی حکیم حافظ آباد (پنجاب)

بارہ مہینے — ۳۶ پیسے

تین پیسے ماہوار

یہ اعلان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کے بعد کبھی شائع نہ ہوگا

کارکنان رسالہ رہبر باغبانی گجرات پنجاب نے عوام کے فائدے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو اصحاب ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء تک دنیا کے کسی ملک سے رسالہ کا ڈاک خرچ چار آنے اور خرچہ پیکنگ پانچ آنے یعنی کل نو آنے کے ٹکٹ بھیجدیں۔ ان کی خدمت میں ایک سال تک رسالہ جاری کر دیا جائے اور رسالانہ چندہ نہ لیا جائے۔ اس لئے آپ اس اشتہار کے دیکھتے ہی نو آنے کے ٹکٹ ڈاک لفافہ میں بند کر کے بھیجدیں۔ آپکو بہترین اور کارآمد مضامین سے لبریز ماہوار رسالہ "رہبر باغبانی" پورے بارہ مہینے کے لئے جاری کر دیا جائیگا۔

خط و کتابت کا پتہ:- چیف ایڈیٹر رسالہ رہبر باغبانی گجرات - پنجاب

سستا سودا

آپکے چالیس الفاظ کا اشتہار نہایت اعلےٰ جاذب نظر کاغذ پر چھاپ کر بذریعہ ڈاک ملک کے کونے کونے میں چار ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا جائیگا۔ صرف چھ آنے کے ٹکٹ اور اشتہار کا مضمون بھیجکر فائدہ اٹھائیں

کمرشل ایڈورٹائزنگ ایجنسی نمبر ۲ اندرون موچی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی جنگ کے میدان سے بھاگ کر

قادیان آکر تنخواہ وظیفہ مقرر کر دیئے ہیں۔ اور وہ سب اپنے اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھ کر دن رات روٹیاں توڑتے رہتے ہیں۔ کیا دنیا کا کوئی بھی شخص ہوگا جو یہ بات سن کر ہماری تعریف کرے۔ وہ تو یہ سنتے ہی کہہ دے گا کہ تم پاگل ہوگئے ہو۔ اور تمہارے علاج کی یہی صورت ہے کہ تمہیں کسی پاگل خانہ میں بھیج دیا جائے مجھے تعجب آتا ہے کہ یہاں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری بھی ہمیشہ ایسے موقعوں پر سفارش کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کا فرض ہے کہ جب بھی انہیں کسی ایسے آدمی کا علم ہو اُسے پکڑ کر ہمارے پاس اس کی رپورٹ کریں۔ اور اسے جلد سے جلد یہاں سے نکالیں۔ کیونکہ وہ دھوکہ کے طور پر یہاں آگیا ہے۔ اور ہجرت کے بہانہ سے وہ یہاں کے لوگوں پر اور خود سلسلہ پر ایک بار بننا چاہتا ہے۔ پس ان لوگوں کے لئے ہجرت نہیں بلکہ ہجرت ان مخلصین کے لئے ہے جو باہر دشمنوں کا

سینہ سپر ہو کر مقابلہ

کرتے ہیں جو احمدیت کے فدائی ہیں۔ جن کے باہر مکان بھی ہیں۔ زمینیں بھی ہیں۔ جائیداد بھی ہے۔ یا اگر یہ نہیں تو وہ اپنے جسم کو سلسلہ کی خدمات میں لگانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور عملاً دین کے سپاہی ہیں۔ اور ان کے اوقات ان کے اوقات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اوقات ہیں۔ سلسلہ کے اوقات ہیں۔ ایسے لوگ اگر قادیان آجائیں۔ تو یقیناً اس میں سلسلہ کا فائدہ ہے۔ کیونکہ ہم انہیں کہہ دیں گے کہ جب تم خدمت دین کے لئے ہی قادیان آئے تھے۔ تو جاؤ اور فلاں گاؤں میں بیٹھ کر دین کی خدمت کرو۔ تمہاری ہجرت کا مقصد پورا ہو جائے گا جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو بعض دفعہ تبلیغ کے لئے اور بعض دفعہ لڑائی کے لئے ادھر اُدھر بھیج دیتے۔ اور مہاجر نہایت خوشی کے ساتھ وہاں چلے جاتے مگر وہ جو دوکان کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں ان کو جب کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ تبلیغ کے لئے جاؤ تو وہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہم کس طرح جائیں۔ ہماری تو دوکان کا نقصان ہوگا۔ پس ان کی ہجرت کوئی ہجرت نہیں۔ اور نہ ایسے مہاجرین کی ہمیں کوئی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسے ہی مہاجرین درکار ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول کے لئے آئیں۔ اور جب بھی ان کے کانوں میں یہ آواز پڑے کہ دین کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ تو وہ اپنے تمام کام چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں۔ اور

خدا اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک

کہیں۔ اور میں جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسے ہی لوگوں کو ہجرت کرنے کی تحریک کریں۔ اگر ایسے لوگ قادیان آجائیں تو عارضی طور پر ہم ان کی مدد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ جیسے اگر ان کے باہر مکان ہوں۔ یا اور کوئی جائیداد ہو جس کا فوری طور پر فروخت ہونا مشکل ہو۔ تو ہم ایسا انتظام کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں کچھ قرضہ دے دیں۔ اور اس طرح ان کے مکان کی تعمیر کرا دیں۔ اور جب ان کی باہر کی جائیداد فروخت ہو جائے۔ تو وہ بیچ کر ہمارا روپیہ ہمیں واپس دے دیں۔ پس اگر ایسے لوگ آئیں۔ تو ہم حتی المقدور اُن کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور درحقیقت یہی لوگ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں قادیان میں رکھا جائے۔ اور جو آبادی ان لوگوں سے بڑھے گی۔ وہی اصل اور نیک آبادی ہوگی۔ مگر وہ جو اب قادیان آچکے ہیں میں ان سے بھی کہتا ہوں۔ کہ تمہیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنی نیتوں کو بدل لو۔ اور اپنی پہلی فاسد نیتوں کو تبدیل کرتے ہوئے عہد کر لو۔ کہ آئندہ کے لئے تم خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے قادیان میں رہوگے فتنوں سے ہمیشہ بچتے رہوگے۔ اور دین کے لئے جب بھی

قربانی کی آواز

تمہارے کانوں میں پڑے گی۔ تم اس آواز پر فوراً لبیک کہوگے۔ اور تمہیں جہاں کہیں بھی تبلیغ کے لئے جانا پڑے گا تم اپنا سو خرچ کر کے بھی وہاں پہنچوگے۔ تو یقیناً تم دیکھوگے کہ تم پر وہ فضل نازل ہونے شروع ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہاجرین پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک منافق طبع شخص تھا۔ اُسے ایک دفعہ خیال آیا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے بڑے عابد زاہد مشہور ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا ان کی عزت کرتی ہے۔ آؤ میں بھی عبادت کروں۔ تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ اور وہ مجھے بڑا معزز اور خدا رسیدہ انسان سمجھیں۔ چنانچہ وہ مسجد میں بیٹھ گیا۔ اور لگا تسبیحیں پھیرنے اور نفل پڑھنے اور خشوع وخضوع ظاہر کرنے اور ذکر الٰہی کرنے۔ اور یہ امید رکھنے کہ اب لوگ میری تعریفیں کریں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ بڑا نیک اور پاک انسان ہے۔ سات سال تک وہ ایسا ہی کرتا رہا۔ مگر لوگ جہاں اسے دیکھتے کہتے یہ بڑا منافق ہے۔ اس کا ہر کام ریا کے لئے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس کے مدنظر نہیں۔ بچے تک اسے دیکھتے تو کہتے کہ یہ بڑا دھوکے باز ہے۔ سب کام منافقت سے کرتا ہے۔ ایسے دھوکے باز بعض دفعہ لوگوں میں مقبول بھی ہو جاتے ہیں۔ اور گو خدائی فضل ان پر نازل نہیں ہوتے۔ مگر بندوں میں ایک حد تک انہیں شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ کی نگاہ

تو انسان کے قلب کی گہرائیوں تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر انسان دوسرے انسان کے اندرونی حالات سے ناواقف ہوتا ہے اس لئے ایسے دھوکہ باز بعض دفعہ لوگوں میں مقبولیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور لوگ انہیں اپنے سر آنکھوں پر بٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس پر چونکہ خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کرنا چاہتا تھا۔ اور اسے منافقت سے نکال کر حقیقی ایمان نصیب کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس کی مقبولیت نہ ہوئی۔ بلکہ الٹا لوگ اس کے متعلق یہی کہنے لگے۔ کہ وہ بڑا منافق ہے۔ ایک دفعہ وہ پاخانہ پھرنے جا رہا تھا کہ راستہ میں چند بچے اس نے کھیلتے ہوئے دیکھے۔ بچوں نے جونہی اسے دیکھا۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بڑا منافق ہے۔ ہر وقت لوگوں کے دکھاوے کے لئے نیکی کا کام کرتا ہے۔ بچوں کی نظر یوں بھی وسیع ہوتی ہے۔ اور وہ بات کو فوراً تاڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ یورپ کے ایک مشہور ہتھکنڈے دکھانے والے کی کتاب پڑھی۔ وہ ایک مشہور پروفیسر ہے۔ اس کتاب میں وہ لکھتا ہے۔ کہ ہمیں سب سے زیادہ خطرہ بچوں کے سامنے تماشہ کرتے وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ بڑے بڑے پروفیسروں وزیروں اور امیروں کو تو ہم جھٹ دھوکہ دے لیتے ہیں

حفنم کا اثر

ایک ستر سالہ بڑھیا جو بچپن سے لو آسیر سے بیمار تھی۔ حفنم کے استعمال سے صحت یاب ہو گئی۔ قیمت دو روپیہ

ڈاکٹر محبوب الرحمن بنگالی ایم۔ بی۔ قادیان

ہماری گزارش

آپ ہمیشہ مردانہ امراض و زنانہ امراض دیگر بچوں کی بیماریوں کیلئے احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ سے ادویات طلب فرمایا کریں۔ کیونکہ ادویات مفید ہوتے کے علاوہ بہت ہی ارزاں قیمت پر روانہ کی جاتی ہیں

یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

مگر بچے ہماری کوئی چالاکی چلنے نہیں دیتے۔ اور وہ ہمارا ہاتھ پکڑ کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ تم نے یوں کیا تھا۔ بچہ چونکہ

تکلفات سے بالا

ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حرکتوں کو خوب پہچان جاتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی بچوں نے اس کے متعلق ایک دوسرے سے کہا کہ یہ بڑا منافق ہے۔ اس نے جب یہ بات سنی تو اس کے دل میں سخت ندامت پیدا ہوئی اور اس نے خیال کیا کہ میں نے اپنی عمر کے سات سال یونہی ضائع کر دیئے۔ اور مجھے نہ تو خدا ملا اور نہ ہی دنیا ملی۔ آؤ اب میں خالص خدا کے لئے عبادت کروں۔ اگر دنیا مجھے نہیں ملتی تو بے شک نہ ملے۔ مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں اپنے رب کو راضی کرنے کی اب سچے دل سے کوشش کروں گا۔ چنانچہ اس نے پیشاب وغیرہ سے فارغ ہو کر وضو کیا۔ اور جنگل میں ایک طرف سجدہ میں گر کر اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی شروع کر دی۔ کہ خدایا اب میں بندوں کی واہ واہ کی کبھی خواہش نہیں کروں گا۔ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں صرف

تیری رضا کے لئے

ہی عبادت کیا کروں گا۔ پس تو مجھ سے راضی ہو جا۔ اگر بندے مجھے برا بھلا کہتے ہیں تو بے شک کہیں مجھے ان کی پروا نہیں معلوم ہوتا ہے اس نے نہایت ہی اخلاص کے ساتھ یہ دعا کی تھی۔ کہ معاً نیت کے بدلتے ہی اس کے اعمال اور اس کی حرکات اور سکنات میں بھی تبدیلی آگئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جب وہ واپس آیا۔ تو اس نے لوگوں میں یہ چرچا پایا کہ ہم نے اس شخص پر خواہ مخواہ اتنا عرصہ بدظنی کی ہے۔ یہ آدمی تو واقعہ میں نیک اور خدا رسیدہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ باتیں سنکر اس کے نفس میں بہت ہی شرمندگی پیدا ہوئی۔ اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے سات سال عبادت کرتا۔ تو آج تک خدا تعالےٰ کے حضور میں مجھے کتنا قرب حاصل ہو چکا ہوتا۔ میں نے تو اتنے سال فضول ضائع کر دیئے۔ تو خدا تعالےٰ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے۔ اور ہر شخص پر وہ رحم کرنے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ کوئی شخص رحم کا طالب بنکر اس کے دربار میں حاضر ہو۔ پس تم میں سے وہ لوگ جو دنیا کے لئے یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور جو یہاں بیٹھ کر محض روٹی کما رہے ہیں۔ دین کا کوئی کام نہیں کر رہے میں ان سے کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ اپنے دلوں کی اصلاح کر لیں۔ اور

سچی توبہ اللہ تعالیٰ کے حضور

کریں تو آج سے ہی وہ حقیقی مہاجر بن سکتے ہیں۔ بلکہ ممکن ہے اگر وہ اللہ تعالےٰ کے حضور گڑگڑائیں اور روئیں تو خدا تعالےٰ کے رجسٹر میں وہ اسی دن سے مہاجر لکھے جائیں جس دن سے وہ قادیان میں آئے ہیں۔

پس آج میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ ہجرت کے مسئلہ کی اہمیت کو پوری طرح سمجھا جائے۔ اور ایسے ہی لوگوں کو ہجرت کے طور پر قادیان آنے کے لئے بھیجا جائے۔ جو ہجرت کے اصول کے مطابق آنے کے لئے تیار ہوں۔ اور جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں اگر ایسے لوگ ہجرت کر کے آئیں۔ تو ہم اس وقت تک ان کی امداد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ جب تک کہ عارضی دقتیں ان کے راستہ سے دور نہ ہو جائیں۔ اور یہ ہجرت کا مطالبہ میری

تحریک جدید کے مطالبات

میں شامل ہے۔ چنانچہ میں نے جماعت سے جو مطالبات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک مطالبہ یہ بھی ہے۔ کہ لوگ یہاں رہائش کے لئے مکان بنائیں اور اسی جگہ رہائش اختیار کریں۔ بعض لوگوں نے مجھ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ ادھر تو آپ نے یہ کہا ہے کہ قادیان میں رہائش اختیار کرو اور ادھر ہجرت پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ میں نے اس خطبہ میں اسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ میں ہجرت کا مخالف نہیں بلکہ پہلے

نئی دوکان

نیا سامان

خواجہ برادرس جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی دوکان پر تشریف لائیں

جہاں پر موزہ بنیان۔ سویٹر و مفلر اونی ہر قسم نیز تولیہ۔ کالر ٹائی اور دیگر آرائشی سامان بارعائت مل سکتا ہے

(نزد چوک دھنی رام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
351

سے زیادہ زور کے ساتھ اس بات کی تحریک کرتا ہوں کہ قادیان میں اپنے مکان بناؤ۔ اور یہیں کی رہائش اختیار کرو۔ مگر میں کہتا ہوں محض خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے آؤ

نفسانی اغراض اور دنیوی لالچوں

کے لئے یہاں مت آؤ۔ اگر تم خدا تعالےٰ کے لئے یہاں آکر مکان بناؤ گے۔ تو تم کو بھی فائدہ ہوگا۔ اور دین کو بھی فائدہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی کی محبت کو ضائع نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی خاطر قربانی کرنے والے رد کئے جاتے ہیں۔ ایسا شخص اگر جنگل میں بھی ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیگا اور لوگ آپ ہی آپ اس کی طرف کھنچے چلے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھو۔ آپ ایک گوشہ میں پڑے ہوئے تھے اور آپ نہیں چاہتے تھے کہ خلوت میں سے نکل کر جلوت میں آئیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہام کیا اور کہا فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ کہ اے شخص اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ خدا تیری نصرت کرے اور تیرے نام کو دنیا میں پھیلائے۔ پس اب تو گوشے میں نہیں بیٹھ سکتا۔ بلکہ اب تجھے نکلنا پڑے گا۔ اور لوگوں کے سامنے ظاہر ہونا پڑے گا۔ تو [illegible] تعالےٰ کا ہو جائے۔ خدا تعالےٰ خود اس کا حافظ و ناصر ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے لئے ہجرت کرو۔ اور یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ وہ قادیان میں رہے تب بھی اس کی ترقی ہوگی۔ اور اگر وہ

شیروں کی کچھار

میں رہے تب بھی خدا اس کی حفاظت کرے گا۔ ہاں یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ شیر اس کے جسم کو پھاڑ دیں۔ مگر اس طرح پھاڑے جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس کا جسم بے شک پھاڑا جائے گا مگر اس کی روح اللہ تعالےٰ کے ابدی انعامات کی وارث ہو جائے گی پس ایسے شخص کے لئے اگر موت مقدر ہو تب بھی اللہ تعالےٰ اس کی اولاد کو یا اس کی اولاد کی اولاد کو اپنے دنیوی انعامات سے محروم نہیں رکھے گا۔ اور آخرت میں جو اسے انعامات ملیں گے وہ اس کے علاوہ ہیں۔

پس آج میں تحریک جدید کے اس حصہ کو پھر دہراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ

ہر کام میں عقل سے کام لو

دیکھو ہماری شریعت نے نماز کا حکم دیا ہے۔ مگر بعض دفعہ نماز پڑھنی بھی منع ہے۔ ہماری شریعت نے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ مگر بعض دفعہ روزہ رکھنا بھی منع ہے۔ اسی طرح میں کہتا ہوں تم بے شک ہجرت کرو بلکہ پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ تم ہجرت کرکے یہاں آؤ۔ مگر میں کہتا ہوں وہ ہجرت کرو جو خدا اور اس کے رسول کے لئے ہو۔ وہ ہجرت کرو جس میں یہ عہد مصمم ہو کہ ہم دین کی خدمت کریں گے۔ اور اپنی عمر میں سے ایک کافی حصہ خدمتِ خلق اور خدمتِ اسلام کے لئے خرچ کریں گے۔ میرے پاس شکایت کی گئی ہے۔ کہ جب بعض لوگوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں گاؤں میں جاکر بیٹھ رہو اور تبلیغ کرو۔ تو وہ کہتے ہیں ہم وہاں نہیں جا سکتے۔ ہمیں وہاں تکلیف ہوگی یا ہمارے کاروبار کو نقصان ہوگا۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جن صحابہ نے مدینہ میں ہجرتیں کی تھیں وہ سارے مدینہ میں نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ارد گرد کے گاؤں میں بھی رہتے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی مدینہ میں نہیں رہتے تھے۔ بلکہ مدینہ سے قریب ایک گاؤں تھا۔ جہاں وہ رہتے تھے۔ مگر یہاں کے لوگ تو بعض اور جنگل کا نام سن کر کانپ اٹھتے ہیں۔ حالانکہ اگر انسان خدا تعالیٰ کو روزی رساں سمجھے تو اس قسم کے وساوس اس کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کر سکتے۔

پس ان معمولی معمولی باتوں کی طرف مت دیکھو۔ بلکہ جب بھی تمہیں کہا جائے کہ تم

تبلیغ کے لئے باہر

جاؤ۔ تو فوراً نکل کھڑے ہو۔ اور وہیں اپنا کام کرو۔ اس میں تمہارا بھی فائدہ ہے۔ دین کا بھی فائدہ ہے۔ اور لوگوں کا بھی فائدہ ہے

اسی سلسلہ میں مَیں آج یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ

وقفِ زندگی

کے متعلق میں نے اپنی جماعت کے نوجوانوں سے جو یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو پیش کریں اس کے ماتحت بہت سی درخواستیں مولوی فاضلوں اور گریجوایٹوں کی آرہی ہیں۔

روپیہ کماؤ اور امیر بن جاؤ

پانچ دس روپیہ کے سرمایہ سے اپنے شہر میں رہ کر آزادی و عزت سے ۸۰ ۔ ۹۰ روپے ماہوار بلکہ زیادہ کمانے کے خواہشمند مشہور کتاب "یورپ و امریکہ کی تجارت کے راز" مطالعہ کریں جس میں روپیہ کمانے اور کاروبار بڑھانے کے دو سو سے زائد راز دیکھیں صنعتیں تفصیل سے لکھی گئی ہیں جن کی مدد سے ۸۰ ۔ ۹۰ روپیہ ماہوار کمانا نہایت آسان ہے۔ یہ کتاب ۱۴۲ انگریزی کتابوں کے مطالعہ و تجربہ کے بعد سات سال میں تیار ہوئی ہے۔

کتاب کے مضامین کی چند سرخیاں اس کتاب میں دو سو مختلف کام شروع کرنے و کامیاب بنانے صنعتیں اور کئی گنا منافع اٹھانے کے طریقے نہایت تفصیل سے لکھے گئے ہیں سینکڑوں روپیہ صرف کرنے اور سالوں شاگردی کرنے کے باوجود یہ سب کچھ نہیں سیکھ سکتے ۔ **مضامین کی چند سرخیوں کے نام**

۵ روپے سے ۵ ایام میں ۵۵ روپے کیسے کمائے۔ شربت فولاد کی ترکیب و اسکی تجارت کا راز۔ سیاہی کے نسخہ سے پال برانڈ نے لاکھوں روپیہ کما لیا۔ مکمل راز و ترکیب ۵۰ ۔ ۱۰ روپیہ سے دو روپیہ یومیہ کماؤ۔ مٹی سے سونا بناؤ۔ جاپانی دودھ بناؤ۔ تان سین گولیاں۔ ۱۰ روپیہ کے سرمایہ سے چل سکنے والے کئی کام فینائل سازی۔ سیر کریں اور روپیہ کمائیں۔ پرانے ٹکٹوں و سکوں میں تجارت ٹریڈ مارک ایجنسی ایڈورٹائزنگ ایجنسی۔ امریکہ کی سنہری تجارت۔ میل بزنس بغیر سرمایہ سینکڑوں روپیہ کمائے۔ ایجنٹ ایجنسی شادی دبیکاروں کا اخبار بغیر سرمایہ۔ ۲ آنہ سے دو روپیہ بنانا۔ پرانے ٹائروں کی چٹائیاں بال لگھرائے بنانے والی مشین۔ بوٹ پالش کی مشین۔ ٹرسٹ سکیم کا کاروبار۔ وزن کم کرکے روپیہ کمانا۔ کپڑے سینے کی مشین ۲ روپیہ۔ اخبارات کی کترنوں سے بھاری روپیہ۔ نیلام گھر۔ درجنوں نئی انڈے سبز رنگ منگواؤ نیا سلسلہ۔ مکانات کرایہ پر دینے والی ایجنسی۔ سینکڑوں روپیہ بغیر سرمایہ۔ فیس کریم پلاسٹر آف پیرس کی ترکیب۔ لاکھوں روپیہ کا راز پٹرول بچاؤ گولیاں۔ صابن کا سفوف نئی ایجاد۔ ویسلین کی ترکیب۔ سن لائٹ صابن۔ زنبک مرہم۔ دانتوں کے منجن۔ بازاری انگوری سرکہ کی تجارت یعنی ایک آنہ سے ۵ روپیہ بنانا۔ سٹیفن انک۔ موٹاپا دور کرنے کا صابن۔ خوشبودار تیل۔ بازاری تیل بنانے۔ کھانڈ کا ست۔ سفری چائے۔ بغیر مشین سوڈا واٹر۔ امریکہ کی نفع بخش تجارت۔ کبھی خراب ہونے والا سیاہی کے کارڈوں کے سہرے سنہری بنانا۔ غیر شفاف شیشے کی ترکیب۔ رنگدار بلب بنانے۔ اگربتیاں۔ مچھر مار دھوپ۔ بتیاں۔ فلٹ۔ کبھی نہ اڑنے والا خوشبو عطر۔ دیسی و مصری چاء۔ مچھر مار تیل۔ فینائل کی گولیاں۔ ولائتی مٹھائیاں۔ سائیکل و مشینوں کا تیل۔ گرائپ واٹر۔ بال صفا پوڈر۔ عرق صابن۔ بندی بوٹ پالش۔ امرت دھارا کا صحیح نسخہ و کامیاب بنانے کا راز۔ سیڈلٹز پوڈر۔ اخبارات سے تصاویر اتارنا۔ برتنوں کو چمکانے والا پوڈر۔ بغیر سیاہی خود بخود لکھنے والی قلم۔ آگ بجھانے کا مسالہ۔ فیس پوڈر ترکیب میٹھا اچار چٹنی۔ تیراکی سے روپیہ۔ تمبول بہار۔ سنیما والوں سے آمدنی کے کئی ذرائع۔ خانگی اشیاء سے منافع۔ اشتہاری جیوتشی بننا۔ چلتی پھرتی لائبریری بغیر سرمایہ۔ بچوں کے بنک بنانا۔ گائڈ بن کر روپیہ پرانی کتابوں میں روپیہ۔ تمباکو کی عادت چھڑا کر روپیہ کمانا وغیرہ وغیرہ دو سو سے زیادہ سکیمیں و کاروبار باعزت بغیر سرمایہ شروع ہو سکنے والے خلاصہ اس کتاب کے مطالعہ سے ہر ایک انسان معقول آمدنی پیدا کر سکتا ہے۔ کتاب کی قیمت بذریعہ منی آرڈر ساڑھے دو روپے۔ بذریعہ وی۔ پی اڑھائی روپے ناپسند ہونے پر قیمت واپس۔ زیادہ تفصیل کے لیے بڑی فہرست مفت طلب کریں۔

مفت غریب محنتی۔ مستقل مزاج حضرات چند گھنٹے محنت کرکے یہ کتاب مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ تفصیل دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر منگائیں۔

کمرشل سنڈیکیٹ علا اندرون لوہاری دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر ابھی اور بھی بہت سے نوجوانوں کی ضرورت ہے ۔ اس لئے جو دوست مولوی فاضل یا گریجوایٹ ہوں ۔ اور وہ بلا شرط اپنی تمام زندگی خدمت اسلام اور خدمت احمدیت کے لئے وقف کرنے کی خواہش رکھتے ہوں ۔ وہ اپنے نام جلد سے جلد پیش کریں ۔ درخواستوں کی ایک کافی تعداد جب ہمارے پاس پہنچ جائیگی تو اس کے بعد اُن میں سے مناسب نوجوانوں کا انتخاب کیا جائیگا ۔ لیکن اس دوران میں ایک اور تجویز میرے ذہن میں آئی ہے ۔ اور میں اُس کا بھی آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں ۔ اور وہ تجویز یہ ہے ۔ کہ ان مولوی فاضلوں اور گریجوایٹوں کے علاوہ

چند ایسے آدمیوں کی بھی ضرورت

ہے ۔ جو عمر کے لحاظ سے بیس سے چالیس سال تک کے ہوں ۔ مڈل پاس ہوں ۔ اور شادی شدہ ہوں ۔ یا اُن کی شادی کی کہیں تجویز ہو چکی ہو ۔ اور چھ ماہ یا سال میں ان کی شادی ہو جانے والی ہو ۔ یہ جو واقفینِ زندگی ہونگے ۔ ان کو گاؤں میں رکھا جائیگا ۔ پس یہ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو

محنت کرنے اور ہاتھ سے کام کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ ان سے کام زیادہ تر مدرسی کا لیا جائیگا ۔ لیکن ان کو جو ٹریننگ اور تربیت بھی جائے گی اس میں زراعت کا سب قسم کا کام جیسے ہل چلانا نلائی کرنی فصل کاٹنی نیز اس کے علاوہ لوہارہ اور بڑھی کا کام بھی ان کو سکھایا جائے گا ۔ اور جب ٹریننگ کے بعد ان کو کہیں کام پر مقرر کیا جائے گا ۔ تو اس وقت بھی یہ کام بدستور جاری رہیں گے ۔ اور بعد میں بھی ہل چلانے کا کام اور لوہارے اور ترکھانے کا کام ان کے ساتھ لگا رہیگا ۔ فی الحال ایسے چھ آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ ہماری جماعت میں بہت سے دوست ایسے ہیں ۔ جو مجھے لکھتے رہتے ہیں ۔ کہ ہم زیادہ پڑھے لکھے نہیں ۔ ہماری تعلیم مڈل یا انٹرنس تک ہے ۔ مگر ہمیں بھی

دین کی خدمت کا شوق

ہے ۔ اور ہم چاہتے ہیں ۔ کہ اگر خدمت دین کا کوئی موقعہ ہو ۔ تو ہمیں اس سے محروم نہ رکھا جائے ۔ ایسے لوگوں کے لئے اب موقعہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیش کریں ۔ چاہے وہ مڈل پاس ہوں ۔ اور چاہے انٹرنس پاس ۔ دونوں صورتوں میں وہ اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں ۔ مگر کم سے کم انہیں مڈل پاس ضرور ہونا چاہئیے ۔ کیونکہ اُن کا ایک کام مدرسی بھی ہوگا ۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس تجویز کے مطابق ایک ایسی سکیم سوچ لی ہے ۔ کہ اگر وہ کامیاب ہو گئی ۔ تو ہم بہت قلیل عرصہ میں تعلیم و تربیت کا ایک وسیع جال دنیا میں پھیلا سکتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو تحریک جدید کے ماتحت ہی ٹریننگ دی جائے گی ۔ اور تحریک جدید کے ماتحت ہی انہیں تعلیم دی جائیگی ۔ اور جب وہ ٹریننگ حاصل کر لیں گے ۔ تو انہیں مختلف گاؤں میں مقرر کر دیا جائیگا ۔ اُن کے وہاں کیا کام ہونگے ؛ یہ بعد میں بتایا جائیگا ۔ سر دست میں اسی قدر بتا سکتا ہوں کہ اُن سے زیادہ تر ایسا کام لیا جائے گا ۔

جو ہاتھ سے کرنیوالا

ہوگا ۔ کیونکہ گاؤں میں ایسے لوگ کبھی مفید نہیں ہو سکتے ۔ جو صرف کتابی حد تک اپنی کوششوں کو محدود رکھنے والے ہوں ۔ بلکہ کتابی حد تک کام کرنے والے بالعموم گاؤں والوں کے کیریکٹر کو بگاڑ دیتے ہیں ۔ گاؤں والوں کی ترقی اس شخص کے ذریعہ ہو سکتی ہو ۔ جو انہی میں سے ہو ان کیساتھ ملکر ہل چلائے ۔ ان کیساتھ مل کر بڑھئی کا کام کرے ۔ اور اُن کیساتھ ملکر لوہارہ کا کام کرے ۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی انہیں تعلیم بھی دیتا چلا جائے ۔ اور انہیں تبلیغ بھی کرتا چلا جائے ۔ جب تک گاؤں والوں کے سامنے اس رنگ میں کام نہ کیا جائے ۔ اسوقت تک نہ صرف ان کی ترقی نہیں ہو سکتی بلکہ اُن میں پستی رونما ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے ۔ مثلاً مدرسہ لگا ہو ۔ اور استاد کے مونہہ میں حقّہ کی نال ہو ۔ اور وہ بیٹھا گپیں ہانکتا چلا جا رہا ہو ۔ تو ایسے شخص کے نمونہ کو دیکھکر لوگوں نے کیا ترقی کرنی ہے وہ تو اُس کے بُرے نمونہ کو دیکھ کر اپنی اچھی عادتوں کو بھی ترک کر دینگے لیکن اگر یہ اُن کے ساتھ ہی ہل چلا رہا ہو ۔ اور ساتھ ہی یہ بتاتا جاتا ہو ۔ کہ تمہارے بیج میں یہ نقص ہے ۔ مگر میرے بیج میں یہ خوبی ہے ۔ یا میرا ہل اچھا ہے ۔ اور تمہارے ہل میں وہ نقص ہے ۔ تو یہ مدرس پہلے مدرس سے زیادہ مفید اور زیادہ نفع بخش ثابت ہوگا ۔ پس میری اس تحریک پر جو لوگ اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہوں ۔ وہ بیس سے چالیس سال تک کی عمر کے ہوں ۔ ہاتھ سے کام کرنے والے ہوں ۔ اور محنت کے لئے تیار ہوں ۔

دوست نسواں (رجسٹرڈ)

مستورات کی جملہ امراض مثلاً سیلان الرحم (لیکوریا) وغیرہ کا شافی علاج ۔ مایوس دلوں کیلئے آب حیات اُجڑے گھروں کیلئے چمکتا ہوا ستارہ ۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ علاوہ محصولڈاک
کنگ میڈیکل ہال (رجسٹرڈ) جالندھر شہر

اگر آپ گرم خشک دوائیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو
جام شباب
کا استعمال کریں دنیا کی کوئی مقوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ بشیشی کلاں عہ خورد عہ روپیہ
یونان فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کینٹ پنجاب

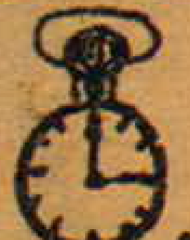

بغیر سرمایہ گھڑیوں کی تجارت

ہماری دوکان کی گھڑیوں کی نہایت کار آمد لسٹ تیار ہے ۔ حاجتمند احباب کارڈ لکھ کر مفت منگائیں ۔ **کمیشن** ۔ ایک گھڑی منگانے پر لسٹ کی مقررہ قیمتوں پر فی روپیہ ۲ر کم ہونگے ۔ مگر جو اصحاب بطور کمیشن ایجنٹ زیادہ گھڑیاں منگوا کر اپنے ماتحتوں و زیر اثر لوگوں کو دیں گے ان سے مزید رعایت کی جائیگی ۔ اسطرح گھر بیٹھے مالی فائدہ ہوگا لیکن یہ ضروری ہوگا ۔ کہ ایسے خریداران سے کچھ رقم پیشگی اور باقی وی ۔ پی ملنے کے وقت وصول کریں ۔
المشتہر مینیجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور (یو ۔ پی)

قرآن مجید کا ترجمہ سکھانیوالا عجیب و غریب قاعدہ

(۱) جس میں قرآن کریم کے ترجمہ کا طریقہ سکھانے کے لئے ایک سو پندرہ سبق درج ہیں حجم دو سو صفحات قیمت ۱۲ر (۲) **عمدہ لغات القرآن** جس میں قرآن کریم کے تمام دو ہزار سے زائد الفاظ کے معنے درج ہیں ۔ قیمت صرف ۱۲ر (۳) **قرآن کریم مترجم** ہدیہ دو روپیہ (۴) **شمائل شریف مترجم** ہدیہ سوا روپیہ ۔ چاروں کے خریدار کو قاعدہ یسرنا القرآن مفت (۵) **نماز کا ترجمہ آٹھ سبقوں میں** ۔ حجم سولہ صفحے قیمت ایک پیسہ ۔ (۶) چیکار احمدی ۴ر (۷) اشاعت اسلام ۸ر ۔ (۸) طب روحانی ۸ر (۹) ذکر الٰہی ۲ر (۱۰) ستّو حدیث معہ ترجمہ ۱۰ر (۱۱) احمدیہ نوٹ بک ۔ ایک روپیہ ۔ (۱۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پرانی کتابیں جو مجلد اور پہلے ایڈیشن کی آپ کے زمانہ کی چھپی ہوئی ہیں ۔ رعایتی قیمت پر (۱۳) جو دوست جلسہ سالانہ پر بغیر پیسہ خرچ کئے روپیہ کمانا چاہیں ۔ وہ خاکسار سے ملیں ۔
سلسلہ کی پرانی کتابیں ملنے کا پتہ { **حکیم محمد عبد اللطیف منشی فاضل مینیجر ایشیائی کتبخانہ نزد مہمانخانہ قادیان**

ہم ایسے لوگوں کو گذارہ بھی اسی صورت میں دیں گے یعنی ہم روپیہ کی صورت میں انہیں تنخواہ نہیں دیں گے بلکہ کام کی صورت میں دیں گے تاکہ وہ گاؤں والوں کے لئے نیک نمونہ بنیں اور ان کی

ترقی اور اقبالمندی

کا موجب ہوں۔ اسی طرح ان کے ذریعہ گاؤں والوں کو اصلاح دیہات کے طریق بتلائے جائیں گے۔ کئی پیشے سکھائے جائیں گے اور کئی قسم کی ترقی کی تدابیر بتائی جائیں گی۔ غرض یہ گاؤں میں اس طرح رہیں گے جس طرح باپ اپنے بچوں میں رہتا ہے اور یہ اپنا بھی گذارہ کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی ایسے پیشے سکھائیں گے۔ جن کے ذریعہ وہ روزی کما سکیں گے۔ گویا یہ زمینداروں کے لڑکوں کو صرف کتابی تعلیم دے کر آرام طلب نہیں بنائیں گے بلکہ انہیں زیادہ محنتی زیادہ کمانے والا اور زیادہ

ہوشیار بنائیں گے۔ یہ سکیم اگر کامیاب ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے قدم دیہات میں نہایت مضبوط ہو جائیں گے اب تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گاؤں میں بعض احمدی ہوتے ہیں۔ تو چونکہ وہ اسلام کی تعلیم سے ناواقف رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کے

دلوں پر زنگ

لگنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ پھر احمدیت سے ارتداد اختیار کر لیتے ہیں بے شک جو مخلص ہوں وہ اپنے اخلاص میں ترقی کرتے رہتے ہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ایک حصہ ایسے کمزوروں کا بھی ہوتا ہے اور وہ بجائے ترقی کرنے کے تنزل میں گر جاتے ہیں ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے جیسے درختوں پر جب آم کا بور لگتا ہے تو اس کا اکثر حصہ آندھیوں اور بارشوں کی وجہ سے گر کر ضائع ہو جاتا ہے اسی طرح بہت سے آدمی احمدی ہوتے ہیں مگر پھر مناسب ماحول نہ ملنے کی وجہ سے گر جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ بُور کی طرز پر ہوتے ہیں

اور جس طرح بُور کا ایک حصہ آندھیوں وغیرہ کی وجہ سے گر جاتا ہے اسی طرح وہ بھی پکنے نہیں پاتے اور گر جاتے ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ اس سکیم کے ذریعہ ایسا سامان ہو جائے کہ بُور کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو اور سب

پکے ہوئے پھل کی شکل

اختیار کرے مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہ رہے۔ جہاں احمدیت کا مرکز نہ ہو بلکہ ہر جگہ ایسے تعلیمیافتہ لوگ موجود ہوں جو اپنی روزی بھی کمائیں اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو تعلیم بھی دیتے چلے جائیں اس غرض کے لئے پہلی جماعت چھ آدمیوں پر مشتمل ہو گی پس وہ دوست جو اس تحریک میں حصہ لینا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی وقف کریں اور اپنے نام میرے سامنے پیش کریں اور یاد رکھیں کہ مونہہ سے خدمت کرنے کا دعویٰ کرنا اور عملی زندگی میں کوئی کام کرنا ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے مونہہ سے دعویٰ کرنا آسان

ہوتا ہے لیکن عمل کرنا مشکل ہوتا ہے اور درحقیقت عمل ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں اس طرح ان لوگوں کی خواہشات کو بھی ایک حد تک پورا کر سکوں گا جو کہتے رہتے ہیں کہ مولوی فاضلوں اور گریجوایٹوں کے لئے تو خدمت دین کا موقعہ نکالا جاتا ہے مگر ہم جو کم تعلیمیافتہ ہیں ہمارے لئے کیوں کوئی راستہ نہیں نکالا جاتا۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ تربیت کے لحاظ سے

جماعت میں ایک تغیر

پیدا ہو جائیگا۔ باقی کام تو سب اللہ تعالیٰ نے کرنے ہیں۔ ہم ہزاروں کام کرتے ہیں مگر اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے ان کے نیک نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ پس یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور میں اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس سکیم کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہر گاؤں میں ہمارا کوئی نہ کوئی مبلغ کام کر رہا ہو۔

[illegible]

352

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ دواخانہ

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دہلی

کی مندرجہ ذیل کرشمہ تاثیر اور اکسیر اکاثر ادویہ آپ کو رعایتی قیمت پر جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان میں مل سکیں گی۔ دوکان کا انتظام مسجد مبارک کے پہلو میں کیا گیا ہے:

تقویت اعضائے رئیسہ کیلئے لاثانی تجربات

عرق ماء اللحم خالص النحی مع آتشہ و لبوب کبیر

طب یونانی کی یہ دونوں معرکۃ الآرار ایجادات ہزاروں برس سے ضرورتمند احباب سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔ کہیں دماغی کام کرنے والے مصنف بیرسٹر اور طالب علم اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ تو کہیں متلاشیان شباب اس کی اعجاز نمائی کے گیت گاتے نظر آتے ہیں۔ ان کی ہمہ گیر مقبولیت کا راز ان کے نسخوں کی افضلیت میں

مضمر ہے مجوز نے ان کے نسخوں میں وہ کمال پیدا کیا ہے جس کی نظیر ممکن نہیں۔ حیوانات اور نباتات سے ایسے عجیب التاثیر اجزا منتخب کئے ہیں۔ کہ جن کا اثر نظام انہضام و دیگر اعضائے جسم پر برابر مفرح۔ مقوی اور مفید پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ دونوں ادویہ کریات حمراء "Red Corpuscles" جن پر حیات جسمانی کا دارومدار ہے۔ بڑھاتی ہیں۔ مختصر یہ کہ یہ دونوں مرکبات تقویت باہ۔ تقویت اعضائے رئیسہ

دل و دماغ جگر کے لئے بہترین اور سب سے مرکبات ہیں۔

چنانچہ اس کے ثبوت میں ہم بیسیوں سرٹیفکیٹ پیش کر سکتے ہیں۔ مگر جگہ کی قلت کے پیش نظر صرف دو پر ہی اکتفا کر سکتے ہیں۔

جناب شیخ اعجاز احمد صاحب کمرشل جج دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کے ہاں سے عرق ماء اللحم و آتشہ اور لبوب کبیر نمونہ کے طور پر منگوا کر استعمال کئے۔ اور ان کو بہت مفید پایا۔ اس لئے ایک بوتل عرق اور لبوب کبیر

کی مزید مقدار پھر منگوائی ہے۔ میں نے اپنے دوستوں سے اس کی تعریف کی تھی۔ انہوں نے بھی ہر دو اشیاء منگوا کر استعمال کی ہیں اور وہ بھی ان کے مداح ہیں۔ موسم سرما میں استعمال کے لئے بہت اچھی چیزیں ہیں۔

مخدومی جناب پیر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق تحریر فرماتے ہیں کہ راقم الحروف ایڈیٹر فاروق نے اس دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم اور لبوب کبیر خرید کر استعمال کیا۔ تو واقعی ایک نفع رساں اور زود اثر اور خوش ذائقہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفرح اور مقوی پایا۔ کہ دوسرے دواخانوں سے حقیقتاً سبقت لے گیا۔ اور یہ سب خوبی اس امر کی ہے۔ کہ پورے وزن کے ساتھ خالص اور اعلیٰ مفرد دوائیوں سے یہ مرکبات تیار کئے گئے ہیں۔ میرے اس بیان کی تصدیق ہر وہ شخص کر سکتا ہے۔ جو اس دواخانہ سے کوئی دوائی مفرد یا مرکب منگا کر استعمال کر کے دیکھے۔ میں نے اپنی ذات پر جو اثر ان کی دوا میں محسوس کیا۔ وہ میرے لئے حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ مجھے اکثر کسی دوا سے خواہ وہ کس قدر تیز یا محرک ہو مطلق اثر نہیں ہوتا۔ مگر ویدک یونانی دواخانہ نے اپنا نمایاں اثر مجھ سے منوا لیا ہے۔ خدا کرے اس دواخانہ میں اسی قسم کا کام ہوتا رہے۔ تاکہ ترقی کے بام عروج پہنچ کر اپنی شہرت کو چار چاند لگا دے آمین" قیمت ۵؍ رعایتی للعہ؍ نصف عالبوب کبیر دس تولہ کی شیشی اصل قیمت عہ؍ رعایتی قیمت ۱۲؍

حب جواہرات عنبری

کمزوریٔ معدہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر گردوں کی اصلاح و طاقت کیلئے کرشمہ تاثیر دوا ہے۔ چند روز کے استعمال سے طبیعت میں انقلاب۔ صورت میں تبدیلی جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کر دیگا۔ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی آپ نوجوان بن کر زندگی کا لطف اٹھا سکینگے رگوں میں خون دوڑے گا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائیگی اور اولاد پیدا ہو گی۔

حب جواہرات عنبری ہر ٹانک سے افضل ہے۔ کیونکہ دیرپا اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ اور عورت مرد دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیکر اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کر کے نئی زندگی بخشتی ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتی ہے۔ نزلہ زکام۔ فالج لقوہ اور دردِ سر سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہاضمہ کو ترقی دیتی ہے۔ ایک

گولی سہ پہر کو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ چالیس گولی ۵؍ رعایتی للعہ؍

قرص زکاوت

یہ ٹکیاں مرض جریان کی بیخ کنی کیلئے نہایت مفید چیز ہیں۔ جریان ایسی خطرناک بیماری ہے۔ جس میں جوہر حیات خود بخود فنا ہوتا رہتا ہے۔ کمر میں درد سر میں چکر۔ اعضاء میں کاہلی و سستی حافظہ کمزور اور ہضم میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ مریض دق کا شکار ہو کر قبل از وقت موت کی تلخی کا مزہ چکھتا ہے اسلئے اگر آپ جریان و احتلام وغیرہ امراض میں مبتلا ہیں۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہمارے ہاں سے **قرص زکاوت** منگوا کر استعمال کریں۔ جو مرضِ جریان کے سلسلہ میں عارض ہونے والی جملہ بیماریوں کی مکمل دوا ہیں۔ قیمت فی شیشی عا؍

ترکیب استعمال۔ ایک ایک قرص صبح و شام قبل از غذا ہمراہ مکھن نوش کریں۔

سرمہ بے نظیر

اس سرمہ کا نسخہ ہمیں دواخانہ کے سرپرست اعلیٰ سے دستیاب ہوا ہے۔ اور مہینوں کی محنت سے اسے تیار کیا گیا ہے۔ یہ سرمہ کیا ہے۔ ایک سرچشمہ نور ہے۔ اور آنکھوں کی قوتوں کا محافظ ہے۔ نظر کی کمزوری کو خواہ عمر کے کسی حصہ میں ہو۔ دور کرتا ہے۔ آنکھ میں جالا پڑ گیا ہو۔ پانی بہتا ہو۔ رو ہے (ککرے) ہو گئے ہوں۔ تو اس کے فوائد بھروسہ کے قابل ہیں۔ پس طالب علموں۔ جوانوں اور بوڑھوں کے لئے ہمارا مشورہ یہی ہے۔ کہ آنکھوں کی حفاظت کرنی ہے۔ تو اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ عا؍ رعایتی عہ؍

می کو

جگر اور طحال کے تمام امراض کا واحد اور مجرب علاج ہے۔ اس کا استعمال معدہ و امعاء کے ضعف کمئی اشتہا پرانی بدہضمی۔ قبض دائمی۔ نفخ معدہ و امعاء و ریاحی بواسیر کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال سے آلات انہضام صحیح ہو کر خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ اور جلدی امراض جلد رفع ہو جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ پانچ ماشہ دوا دو تین تولہ پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے پون گھنٹہ بعد استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی عہ؍

قرص مقوی معدہ

اعلیٰ درجہ کی محلل ریاح۔ ہاضم اور ملین ٹکیاں معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہیں۔ پیٹ کا پھولنا۔ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ منہ سے تھوک کا زیادہ آنا۔ ریاح کا خارج نہ ہونا پیٹ اور معدہ کا درد وغیرہ جملہ شکایات کو شرطیہ دور کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے خراشِ امعاء کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔

ترکیب استعمال۔ ایک یا دو قرص بعد از طعام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت رعایتی برائے جلسہ سالانہ ۱۲؍ فی شیشی۔

شربت فولاد

بھوک لگاتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ جو لوگ بخاروں یا دوسری بیماریوں سے اچھے ہونے کے بعد عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوں۔ یا بغیر کسی ظاہری سبب کے روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہوں وہ اس کو استعمال کر کے بہت جلد اپنی جسمانی کمزوری کو دور کر سکتے ہیں۔ اور اپنے وزن کو بڑھا سکتے ہیں۔

ترکیب استعمال۔ یہ شربت تین ماشہ (چائے کے چھوٹے چمچہ بھر) کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پئیں۔ گھی دودھ ہاضمہ کے مطابق ضرور استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی عیہ؍ رعایتی عہ؍

گرائپ جوس

بچوں کو خصوصاً دانت نکلنے کی حالت میں مختلف قسم کی تکالیف لاحق ہو جایا کرتی ہیں۔ ثقیل اور دیر ہضم غذاؤں کے استعمال سے معدہ اور جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے۔ بچہ دن بدن کمزور و لاغر ہوتا جاتا ہے۔ پیاس کی شدت ہو جاتی ہے۔ آنکھیں دکھتی ہیں۔ دست کبھی سبز اور کبھی گہرے زرد رنگ کے آتے ہیں۔ ان تمام امراض کے رفع کرنے کیلئے گرائپ جوس مخصوص دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍

ترکیب استعمال:۔ ایک ماشہ بھر دن میں دو تین مرتبہ ماں کے دودھ کیساتھ پلائیں

سنون پائیوریا

دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر دانتوں سے پیپ یا خون آتا ہو۔ تو اسے روک دیتا ہے۔ میلے دانتوں کو دودھ کی مانند سفید کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸؍ رعایتی ۱۲؍

حیات نسواں نمبر ۱ و نمبر ۲

عورتوں کو سفید پانی آتا ہو۔ تو حیات نسواں نمبر ۱ استعمال کرائیں۔ اگر حیض بند ہو گیا ہو تو حیات نسواں نمبر ۲ استعمال کرائیں تفصیل بڑی فہرست میں دیکھیں یا قادیان کی دوکان میں تشریف لائیں۔

سلاجیت کی گولیاں

نہایت ارزاں اور زود اثر مقوی گولیاں قیمت فی شیشی عہ؍ تفصیل دوکان سے دریافت فرمائیں۔ نیز اصلی مشک، عنبر۔ نافوں میں بند۔ مروارید کشتہ فولاد کشتہ طلائی وغیرہ کیلئے دوکان میں تشریف لائیں اس کے علاوہ اگر کسی اور دوا کی ضرورت ہو تو بھی مطلع فرمائیں تا ساتھ لیتے آئیں۔ نیز اگر کسی دردِ مرض کا علاج مقصود ہو۔ تو دوکان میں تشریف لا کر مشورہ

المشتہر۔ ذوالفقار علیخان سیکرٹری ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی تربیت کا دوسرا شاندار ایڈیشن

محکمہ تعلیم گورنمنٹ صوبہ سی۔پی نے کتاب کو منظور کر لیا

خدائے بزرگ و برتر کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ کہ اس نے محض اپنی مہربانی سے کتاب کو تھوڑے ہی عرصہ میں بہت زیادہ مقبولیت عطا فرمادی۔ ملک کے معزز اہل علم طبقے میں سے رئیسوں عالموں ڈاکٹروں ہیڈ ماسٹروں اور اعلےٰ تعلیم یافتہ مستورات نے اپنے اپنے بیش قیمت خیالات کا اظہار فرما کر مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلا ایڈیشن ایک قلیل عرصے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ اور اب دوسرا ایڈیشن اپنی باطنی و ظاہری خوبیوں کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اگر آپ اپنے پیارے بچوں کو جہالت کے سمندر میں ڈوبنے سے بچانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ جس میں علم النفس کے ماتحت بچوں کی اصلاح کے عملی طریقے نہایت دلچسپ اور عجیب پیرائے میں درج کئے گئے ہیں :

353

چند معززین کے اسمائے گرامی جنہوں نے کتاب پر ریویو فرمائے

۱۔ خان بہادر چودھری ابوالہاشم صاحب ایم۔اے سابق انسپکٹر آف سکولز (ڈھاکہ)

۲۔ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن

۳۔ جناب سردار سندر سنگھ صاحب پنجاب چیفس۔

۴۔ ڈاکٹر گولا سنگھ صاحب۔ گوجرانوالہ :۔

۵۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب۔ ڈی۔ڈی (لندن)

۶۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔اے :۔

۷۔ جناب سردار کرتار سنگھ صاحب پنجاب چیفس :۔

۸۔ جناب لالہ نند لال صاحب رئیس اعظم۔ گوجرانوالہ۔

۹۔ علامہ مولانا غلام رسول صاحب فاضل علوم شرقیہ

۱۰۔ حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

۱۱۔ جناب سید اقبال حسین صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی۔ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کرتارپور

۱۲۔ محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ پریزیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ۔

۱۳۔ شریمتی نیج کور صاحبہ۔ ہیلتھ وزیٹر منٹگمری :۔

۱۴۔ محترمہ قمر آرا صاحبہ۔ بی۔اے۔بی۔ٹی۔

۱۵۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ۔ بی۔اے۔بی۔ٹی۔

نوٹ :۔ کتاب بچوں کی تربیت قیمت ۸ر رعایتی ۶ر احمدیہ چوک میں سالانہ جلسہ پر مل سکیگی۔ کتاب کے شروع میں مصنف کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ (ابراہیم عادل)

قاسمیہ کتابت ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

بیج ناتھ پپرولا۔ اور کلّو کے درمیان نارتھ ویسٹرن ریلوے آؤٹ ایجنسی کی موٹر لیس سروس کے عارضی اوقات

(۱) بیج ناتھ پپرولا سے کلّو تک

	اتصال کرنے والی گاڑی ۳۳۲ اپ	پہلی سروس	اتصال کرنے والی گاڑی ۳۳۱ اپ	دوسری سروس
بیج ناتھ پپرولا۔	آمد ۹-۲۰	روانگی ۱۲-۳۰	آمد ۱۹-۲۵	روانگی ۶-۴۵ دوسرے دن
جوگندرنگر	آمد ۱۳-۱۵	″ ۱۴-۰	″ ۸-۰	″ ۸-۱۵
منڈی	″ ۱۷-۰	″ ۷-۰ (دوسرے دن)	″ ۱۱-۳۰	″ ۱۲-۳۰
کلّو	″ ۱۱-۰		″ ۱۶-۲۵	

(۲) کلّو سے بیج ناتھ پپرولا تک

	پہلی سروس	اتصال کرنے والی گاڑی	دوسری سروس	اتصال کرنے والی گاڑی
کلّو		روانگی ۷-۳۰ ۳۳۲ ڈاؤن		روانگی ۱۳-۰ ۳۳۴ ڈاؤن
منڈی	آمد ۱۱-۱۰	″ ۱۲-۴۵	آمد ۱۶-۳۰	″ ۴-۰ دوسرے دن
جوگندرنگر	″ ۱۶-۰	″ ۱۶-۳۰	″ ۷-۱۰	″ ۷-۴۰
بیج ناتھ پپرولا آمد	۱۸-۰	″ ۵-۴۵ دوسرے دن	″ ۹-۰	″ ۱۰-۱۰

چیف کمرشل مینجر لاہور

سالانہ جلسہ قادیان ۱۹۳۶ء

اور احمدی احباب کیلئے دو نایاب تحفے

(۱) مکمل تبلیغی احمدیہ پاکٹ بک نو ترمیم شدہ مصنفہ جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات۔ نئی ترمیموں نئے اضافوں اور نئی شان سے طبع کروائی گئی ہے یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ اہل پیغام۔ احرار۔ آریہ عیسائی محمدیہ پاکٹ بک کو مدنظر رکھنے کے علاوہ ان تمام اعتراضات کے مسکت۔ مدلل و مفصل جوابات دیئے گئے ہیں۔ جواب تک سلسلہ عالیہ پر مخالفین کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ حجم کتاب پہلے سے ڈیوڑھا یعنی قریباً ایکہزار صفحہ سائز ۲۲×۱۷/۱۶ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ مجلد سنہری پہلے سے قریباً تین صد صفحہ کی زیادتی باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سابقہ یعنی صرف عہ

(۲) تحفہ مجاہد ہنگری یعنی حالات ہنگری تحریک جدید کے مبلغ و مجاہد جس نے ملک ہنگری پولینڈ چیکوسلوکیہ میں دھوم مچادی اور جو ہر سہ ملکوں میں نومسلم بنانے کے علاوہ ملک ہنگری میں جماعت پیدا کر کے حال ہی میں واپس تشریف لاتے ہیں یعنی ہمارے مجاہد کہلاتی مکرم چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی پلیڈر کی سرگذشت مجاہد صاحب موصوف نے نہایت محنت و عرق ریزی سے اپنے حالات اپنی ڈائریوں سے جمع کر کے کتابی شکل میں ہمیں شائع کرنے کے لئے عطا فرمائے ہیں۔ اور اس کام میں موصوف کو بہت محنت کرنا پڑی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کتاب کیا ہے؟ ہر مجاہد کے لئے مشعل ہدایت ہر احمدی کے لئے سچا جوش پیدا کرنے کا عجیب تحفہ۔ ملک ہنگری کے علمی اور تاریخی دلچسپ حالات امید ہے کہ کوئی دوست کتاب سے محروم نہیں رہیگا۔ سائز کتاب ۲۶/۱۶×۲۰ لکھائی چھپائی معقول حجم قریباً ۱۵۰ صفحہ قیمت صرف ۸/ ہر دو کتب جلسہ پر انشاء اللہ تیار ملیں گی۔

مینجر فرم شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدیان بک سیلرز پبلشرز اینڈ کمیشن ایجنٹ گجرات (پنجاب)

سلسلہ کے اخبارات و رسائل مفت مکمل کراؤ

الفضل۔ بدر۔ الحکم۔ ریویو اردو۔ ریویو انگریزی۔ تشحیذ الاذہان۔ مصباح۔ فاروق

دو نہایت ہی بابرکت سکیمیں

(۱) جن جماعتوں اور دوستوں کے ہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر از قسم اخبارات و رسائل غیر مکمل غیر محفوظ اور پراگندہ حالت میں پڑکر خراب ہو کر ضائع ہو رہا ہو اور ان کے کسی کام نہ آسکتا ہو۔ براہ نوازش قومی فائدے اور حصول ثواب کی خاطر جلسہ سالانہ پر تھوڑا تھوڑا اکر کے ضرور اپنے ساتھ لیتے آدیں! (۲) جن دوستوں کو ان کے فائل مکمل رکھنے کا شوق ہو اور بوجہ کمی پرچہ جات یا عدیم الفرصتی کے خود ترتیب دیکر مکمل نہ کر سکتے ہوں تو بھی اپنی فائل جلسہ سالانہ پر ہمراہ لیتے آدیں۔ اور اپنی ہر سال میں اپنے تک کمی مفت پوری کرکے اپنی فائلیں مکمل کروالیں۔ اس طرح باہمی تعاون سے یہ بہت بڑا روحانی خزانہ بالکل مکمل اور محفوظ ہو جائیگا جو ہمارے اور آئندہ نسلوں کے لئے موجب صد خیر و برکت ہوگا پرچوں کی کوئی قیمت نہیں۔ البتہ سارٹنگ فیس فی سال ۴ر علاوہ جلد بندی کے ہوگی جو دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پرانی کتب اخبارات و رسائل کے مکمل فائل اور دیگر ہر قسم کی مذہبی تاریخی علمی کتابوں کو جو ان کے پاس فالتو زائد ہوں یا کسی اور غرض کے ماتحت بیچنا چاہیں یا خریدنا چاہیں وہ دوست بھی اپنی کتابیں جلسہ سالانہ پر اپنے ساتھ لادیں۔ اور ہماری معرفت نصف قیمت پر بیچیں اور خریدیں۔ ہم صرف ایک آنہ فی روپیہ کمیشن جانبین سے لیں گے۔ البتہ زر قیمت کتب کی فروخت پر ارسال ہوگا۔ پہلے باقاعدہ رسید دی جائے گی۔

نوٹ:۔ دیگر ہر قسم کی نئی کتب کی ایجنسی بھی مناسب کمیشن پر قبول کی جائے گی۔

المشتہر:۔ عبدالعظیم عبدالرشید جلد سازان و کتب فروشان نزد مسجد اقصیٰ قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا